بچّوں اور بچّیوں کا پیارا رسالہ

تبلیغ ۱۳۵۰ ھش، — فروری ۱۹۷۱ء

ماہنامہ

# تشحیذ الاذہان

ربوہ

ایڈیٹر
محمد شفیق قیصر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

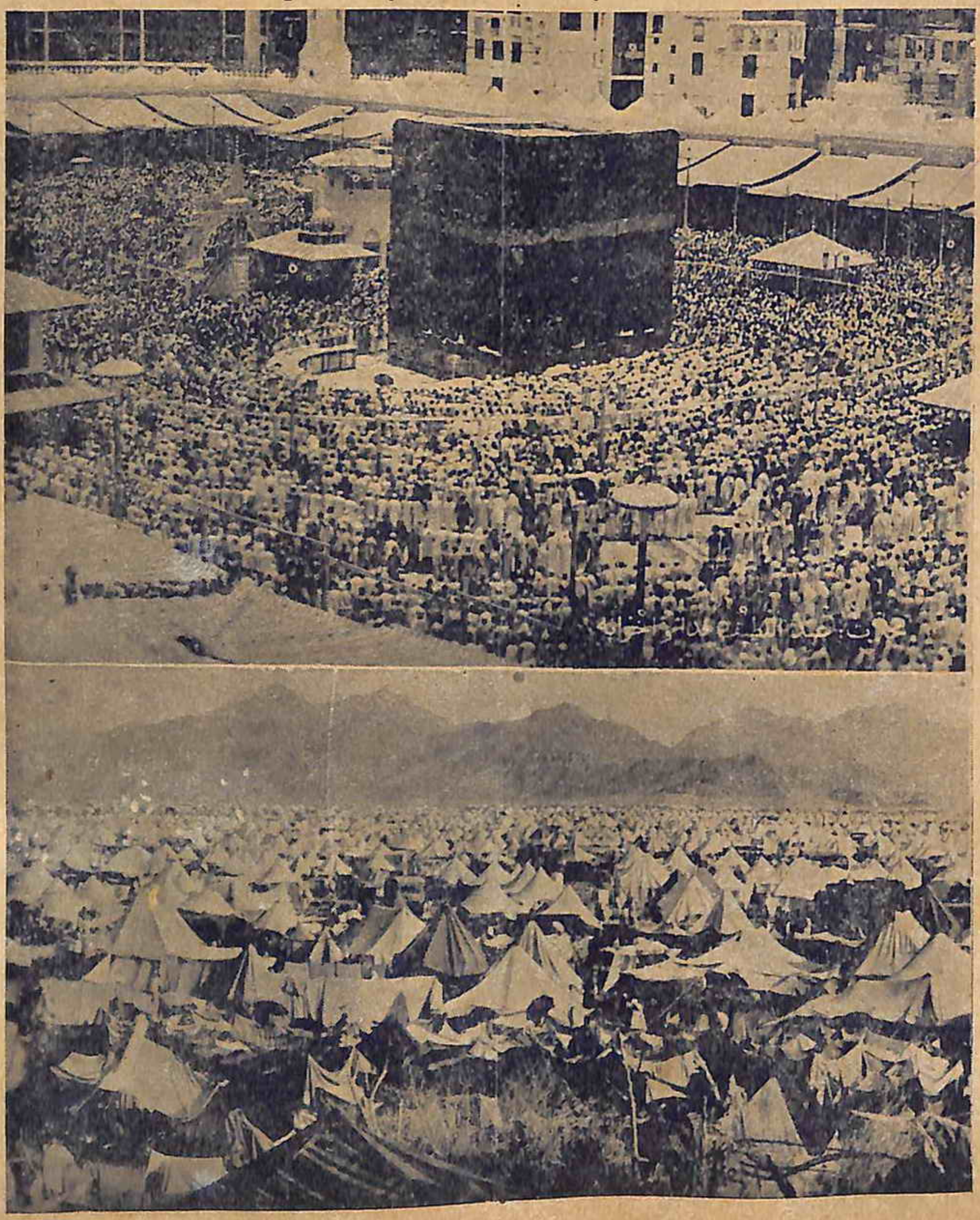

حج کے موقعہ پر مکہ معظمہ میں بیت اللہ شریف کا ایک نظارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# بچّوں اور بچّیوں کا پیارا رسالہ

ماہنامہ

# تشحیذ الاذہان

ربوہ

| جلد ۱۴ | تبلیغ ۱۳۵۰ ہش | فروری ۱۹۷۱ء | شمارہ ۲ |
|---|---|---|---|

ایڈیٹر

محمد شفیق قیصر

نائبین

منیر الدین شمس — ظفر احمد سرور — مظفر احمد منصور

| | | |
|---|---|---|
| کتابت :- حمید الدین | فون نمبر ۴۸ | سالانہ چندہ :- پانچ روپے |
| رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۱۲۸ | | فی پرچہ :- پچاس پیسے |

پبلشر :- محمد شفیق قیصر ۔ مطبع :- ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ

مقامِ اشاعت :- دفتر ماہنامہ تشحیذ الاذہان دارالصدر جنوبی - ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرّحمن الرّحیم

# محفلِ تشحیذ

عزیز بچّو! السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

• فروری کا مہینہ سلسلہ احمدیہ کی تاریخ میں بہت اہمیّت رکھتا ہے۔ تقریباً پچاسی سال پہلے ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کو حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے مصلح موعود کی پیشگوئی فرمائی جو بڑی شان و شوکت سے پوری ہوئی۔ اِس شمارہ میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے بچپن کے متعلق ایک مختصر مضمون شائع کیا جا رہا ہے تشحیذی بچّوں کو اِس مضمون کو توجّہ سے پڑھنا چاہیئے ؂

---

• تشحیذ کے لئے بچّے کثرت سے مضامین، کہانیاں اور لطائف بھجواتے رہتے ہیں۔ بعض بچّے سب مضامین ایک ہی کاغذ پر لکھ دیتے ہیں اس سے مشکل پیش آتی ہے۔ بچّوں سے گزارش ہے کہ مضامین۔ کہانیاں۔ لطائف۔ دماغ لڑاؤ وغیرہ الگ الگ کاغذ پر لکھ کر بھجوایا کریں ؂

---

• سب بچّوں کو ادارہ تشحیذ کی طرف سے عید مبارک ہو ؂

---

# ترتیب


| | |
|---|---|
| • یہ میرا خدا ہے یہ میرا خدا ہے (نظم) | ۳ |
| • دعائیں | ۴ |
| • مشعلِ راہ | ۵ |
| • آپ کے خطوط | ۷ |
| • عید الاضحیٰ | ۹ |
| • مصلح موعودؓ کا بچپن | ۱۲ |
| • ایک بزرگ اور چور کی کہانی | ۱۴ |
| • حکم نہ ماننے کا نتیجہ | ۱۵ |
| • اپنی معلومات میں اضافہ کیجئے | ۱۸ |
| • ننھی منّی کہانیاں | ۲۱ |
| • گنتی (نظم) | ۲۴ |
| • قرآن مجید کی برکت | ۲۵ |
| • خلافتِ احمدیہ کی برکات | ۲۸ |
| • منتشر یادیں | ۲۹ |
| • ایک پکنک کی روداد | ۳۲ |
| • ننھے ادیب | ۳۶ |
| • آمری اور واقدی | ۴۰ |
| • قلمی دوستی | ۴۲ |
| • ہم نے کہانی لکھی | ۴۳ |
| • مسکراہٹیں | ۴۵ |
| • بچّیوں کے صفحات | ۴۷ |


اور اس کے علاوہ اَور بہت کچھ!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# یہ میرا خدا ہے یہ میرا خدا ہے

چھوٹی چھوٹی نظمیں بچّوں کو بہت اچھی لگتی ہیں اور وہ بڑے شوق سے انہیں زبانی یاد کر لیتے ہیں اور فارغ وقت میں انہیں پڑھ پڑھ کر اپنا دل خوش کرتے ہیں۔ اِس دفعہ ہم آپ کے لئے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک نہایت ہی پیاری نظم شائع کر رہے ہیں جو حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ بچّوں کے لئے ہی لکھی ہے۔ امید ہے سب بچّے اس نظم کو زبانی یاد کریں گے۔

(ادارہ)

مری رات دن بس یہی اِک دعا ہے ❊ کہ اِس عالَمِ کون کا اِک خدا ہے
اُسی نے ہے پیدا کیا سب جہاں کو ❊ ستاروں کو سورج کو اور آسماں کو
وہ ہے ایک اُس کا نہیں کوئی ہمسر ❊ وہ مالک ہے سب کا وہ حاکم ہے سب پر
ہر اِک شَے کو روزی وہ دیتا ہے ہر دم ❊ خزانے کبھی اُس کے ہوتے نہیں کم
وہ زندہ ہے اور زندگی بخشتا ہے ❊ وہ قائم ہے ہر ایک کا آسرا ہے
کوئی شَے نظر سے نہیں اُس کے مخفی ❊ بڑی سے بڑی ہو کہ چھوٹی سے چھوٹی
دلوں کی چُھپی بات بھی جانتا ہے ❊ بُروں اور نیکوں کو پہچانتا ہے
وہ دیتا ہے بندوں کو اپنے ہدایت ❊ دکھاتا ہے ہاتھوں پہ اُن کے کرامت
ہے فریاد مظلوم کی سُننے والا ❊ صداقت کا کرتا ہے وہ بول بالا
گناہوں کو بخشش سے ہے ڈھانپ دیتا ❊ غریبوں کو رحمت سے ہے تھام لیتا

یہی رات دن اب تو میری صدا ہے!

یہ میرا خدا ہے یہ میرا خدا ہے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# دعائیں

پیارے بچّو! اِس ماہ آپ کے لئے قرآن کریم کی دو دعائیں منتخب کی گئی ہیں جو بڑی ہی آسان اور پیاری ہیں۔ آپ ان کو یاد کریں اور کبھی پڑھنا نہ بھولیں۔

## پہلی دُعا

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| رَبَّنَا | اٰمَنَّا | فَاكْتُبْنَا | مَعَ | الشّٰهِدِيْنَ |
| اے ہمارے ربّ العزّت | ہم ایمان لائے | پس تُو لکھ لے ہم کو | ساتھ | شہادت دینے والوں کے |

ترجمہ:- اے ہمارے (پیارے) اللہ تعالیٰ ہم تجھ پر ایمان لاتے ہیں۔ اور (اب) تو ہم کو ایمان لانے والوں میں شامل کر لے۔ آمین۔

---

## دوسری دُعا

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| رَبِّ | ابْنِ | لِيْ | عِنْدَكَ | بَيْتًا | فِي الْجَنَّةِ |
| اے میرے ربّ العزّت | تُو بنا | میرے لئے | اپنے حضور میں | ایک گھر | جنّت میں |

ترجمہ:- اے میرے (پیارے) اللہ تعالیٰ میرے لئے اپنے فضل سے جنّت میں (ایک) گھر بنا۔ (آمین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# مشعلِ راہ

## مجالس خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کی راہنمائی کیلئے ایک اہم کتاب

پیارے بچّو! جلسہ سالانہ ۱۹۷۰ء کے موقع پر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے "مشعلِ راہ" کے نام سے ایک بہت بڑی کتاب شائع کی ہے۔ اِس کتاب میں کیا ہے؟ اس میں مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس اطفال الاحمدیہ کے مقدس بانی حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے بیان فرمودہ خطبات و تقاریر ہیں جو حضورؓ نے اپنے زمانۂ خلافت میں خدام الاحمدیہ۔ اطفال الاحمدیہ کو مخاطب کر کے فرمائیں۔

اِس کتاب میں مندرج ہر بات ہمارے لئے مشعلِ راہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ ہر احمدی بچّے کا فرض ہے کہ اِس کتاب کو نہ صرف خود پڑھے بلکہ اپنے دوسرے دوستوں کو بھی پڑھنے کی طرف توجہ دلائیں۔

شاید اکثر بچّوں کو یہ پتہ نہیں ہوگا کہ تشحیذ الاذہان کے نام سے حضور رضی اللہ عنہ نے بچپن کے زمانہ میں ایک انجمن بنائی تھی اس کا ذکر خود حضور رضی اللہ عنہ کے الفاظ میں سُنیئے :-

"ہم نے بچپن میں جو سب سے پہلی انجمن بنائی تھی اس کا نام تشحیذ الاذہان تھا۔ یعنی ذہنوں کو تیز کرنے کی انجمن۔ اس کے نام کا تصوّر کر کے بھی میرا ایمان تازہ ہو جاتا اور میرا دل خوشی سے بھر جاتا ہے کہ انبیاء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے ذہن کیسے تیز ہوتے ہیں اور کس طرح وہ معمولی باتوں میں بڑے بڑے اہم نقائص کی اصلاح کی طرف توجہ دلا دیتے ہیں کہ آج ایک وسیع تجربہ کے بعد جو بات مجھ پر ظاہر ہوئی ہے اس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے نہایت سادگی کے ساتھ صرف دو لفظوں میں توجّہ دلا دی تھی۔ کیونکہ جب ہم نے ایک انجمن بنانے کا ارادہ کیا تو میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی خدمت میں عرض کیا کہ اس کا کوئی نام تجویز فرمائیں تو آپؑ نے اس انجمن کا نام "تشحیذ الاذہان" تجویز فرمایا۔ یعنی ذہنوں کو تیز کرنا۔ رسالہ "تشحیذ الاذہان" بعد میں اسی وجہ سے اس نام پر جاری ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے انجمن کا نام تشحیذ الاذہان رکھا تھا اور چونکہ اسی انجمن نے یہ رسالہ جاری کیا اِس لئے اس کا نام بھی تشحیذ الاذہان رکھ دیا گیا۔

پس ہماری انجمن کا نام ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے "تشحیذ الاذہان" رکھا تھا۔ یعنی وہ انجمن جس کے ممبران کا یہ فرض ہے کہ وہ ذہنوں کو تیز کریں۔ اور درحقیقت بچپن میں ہی ذہن تیز ہو سکتے ہیں"۔

پس احمدی بچّوں کو چاہیئے کہ اس کتاب میں درج قیمتی ہدایات اور نصائح کو خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھائیں تا کہ ان کے ذہن تیز ہوں اور وہ بڑے ہو کر بہتر رنگ میں دین کی خدمت کا بار اُٹھا سکیں۔

مجالس خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کو چاہیئے کہ اپنی مجالس میں اس کا درس دیا کریں یہ کتاب دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے مِل سکتی ہے۔ قیمت پندرہ ۱۵/- روپے ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

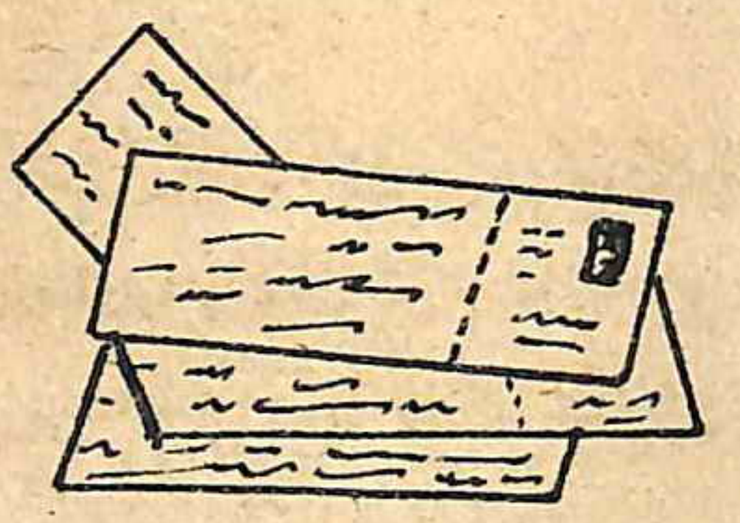

# آپ کے خطوط

عاجز ماہنامہ تشحیذ الاذہان کا باقاعدگی سے مطالعہ کرتا ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ بچّوں کی مذہبی اور اخلاقی اصلاح کے اعتبار سے یہ رسالہ نمایاں خدمت سرانجام دے رہا ہے۔ تشحیذ الاذہان خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی کی طرف ہی قدم بڑھا رہا ہے خدا کرے کہ ترقی ہی نصیب میں رہے۔ آمین۔

(محمد حمید الحق۔ گنج مغلپورہ لاہور)

دسمبر کا تشحیذ الاذہان ملا بہت پسند آیا۔ اس دفعہ تو تشحیذ الاذہان کے تمام مضامین وغیرہ بہت اچھے تھے۔ خاص کر قرآن مجید اور نماز اور کہانی عزم بھی بہت پسند آئی۔ اس کے علاوہ میرا شہر اور ننھے ادیبوں کی کہانیاں بھی پسند آئیں۔ کہانی فقیر بہت اچھی کہانی تھی۔ سارا تشحیذ الاذہان بہت غور سے پڑھا اور لطف اندوز ہوئی۔ خدا کرے ہمارا تشحیذ الاذہان دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرے۔ آمین ثم آمین۔

(فرزانہ قریشی — خانیوال)

اِس دفعہ تو تشحیذ الاذہان کی تمام کہانیاں خاصی اچھی تھیں خاص کر قرآن مجید اور نماز۔ قسط ۱ رنگا رنگ پھول، اور مرزا مظفر احمد کریم کی کہانی نے تو تشحیذ کو چار چاند لگا دیئے تھے۔ اس کہانی کے مبارکباد کے وہ ہی حق دار ہیں۔ محمد سرفراز کراچی کا مضمون دانتوں کی صفائی بہت غور سے پڑھا۔ ننھے ادیبوں کی تمام کہانیاں بہت اچھی تھیں۔ اِس دفعہ تو کوئی چیز نقل شدہ نہ تھی۔ پڑھنے میں بہت مزہ آیا۔ خدا کرے ہمارا تشحیذ الاذہان دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرے۔ آمین۔

(منصور قریشی — خانیوال)

کافی انتظار کے بعد آج رسالہ نظر سے گزرا۔ بے اختیار مُنہ سے تعریف کے کلمات نکل پڑے۔ اِس دفعہ کی سب سے بڑی خصوصیّت یہ تھی کہ رسالہ نقل سے مبرّا تھا۔ آپ کی ادارت میں رسالہ نے بہت ترقی کی ہے اور اس کا معیار بھی پہلے سے بہتر ہے۔ سب مضامین ایک سے ایک بہتر تھے۔ خصوصاً احمد ندیم احمد صاحب کا لکھا ہوا مزاحیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"معاف کیجئے گا" بہت پسند آیا۔ احمد ندیم احمد کی خدمت میں مبارکباد۔

تشحیذ کے قیمتی صفحات میں سے ایک صفحہ بچیوں کو عنایت کرنے کا بہت بہت شکریہ قبول فرمائیں۔ میرے خط کو "ردّی کی ٹوکری" سے بچائیں۔

(صبیحہ فرزانہ شمس ۔ کنری پاک)

ماہ جنوری کا رسالہ ملا پڑھ کر دل باغ باغ ہوگیا۔ مورا اور ٹارچی کی کہانی بڑی پسند آئی۔ اللہ تعالیٰ ہمارے تشحیذ کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی دے۔ آمین۔

(طارق محمود ۔ نصرت آباد ضلع تھرپارکر)

سب سے قبل تو عید الاضحیٰ کی پیشگی مبارکباد میری جانب سے قبول فرمائیں۔ بات دراصل یہ ہے کہ بھائی جان شاید آپ کو یاد ہو کہ اکتوبر ۱۹۷۰ء کے تشحیذ الاذہان میں جناب طارق احمد صاحب بٹ کراچی کی ایک کہانی "اگر ایسی ہی جلدی" ننھے ادیب میں شائع ہوئی تھی۔ جب یہ کہانی میرے ایک دوست محمد اسلم نے پڑھی تو وہ بولا: "ارے مظفّر! یہ کہانی تو فلاں رسالہ سے چُرائی ہوئی ہے"۔ مَیں نے فَٹ آپ کی خدمت میں یہ خط لکھ دیا کہ طارق احمد صاحب بٹ کراچی کی کہانی "اگر ایسی ہی جلدی" چُرائی ہوئی ہے اور یہ خط نومبر ۱۹۷۰ء کے تشحیذ الاذہان میں شائع بھی ہوگیا۔ مگر بعد میں جب مَیں نے خود مکمل طور سے تحقیقات کی تو معلوم ہُوا کہ وہ کہانی چُرائی ہوئی نہیں تھی بلکہ بھیّا طارق احمد صاحب بٹ نے خود اپنے دماغ سے لکھی ہے۔

مجھے نہایت افسوس ہے کہ محض جلد بازی کی وجہ سے مَیں نے طارق بھیّا کے خلاف ایک غلط الزام لگایا۔ مَیں شدید نادم ہوں کہ محض میری وجہ سے طارق بھیّا کو کچھ تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ مجھے امید ہے کہ میری اِس غلطی پر مجھے جناب بھیّا طارق احمد صاحب بٹ کراچی مجھے سچّے دل سے معاف فرمائیں گے (شکریہ)۔ بھائی جان آجکل ہمارے نویں کلاس کے ششماہی امتحان ہو رہے ہیں میری کامیابی کے لئے آپ ضرور دعا فرمائیں نیز تشحیذی بہن بھائیوں سے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(مرزا مظفر احمد کریم ۔ صدر حیدرآباد۔ سندھ)

ماہ جنوری کا رسالہ ملا پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ہمارے تشحیذ کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔

(مبشر احمد طاہر۔ نصرت آباد
فضل بھمبرو ضلع تھرپارکر (سندھ)

تم میں بہتر لوگ وہ ہیں جو اخلاق کے اچھے ہیں۔

(فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# عید الاضحیٰ

عیدؔ ایک عربی لفظ ہے جس کے معنے ایسی اجتماعی خوشی کے دن کے ہیں جو بار بار آئے۔ اور اسلام میں تین عیدیں مقرر کی گئی ہیں۔ ایک جُمعہ کی عید ہے جو سات دن کی نمازوں کے بعد آتی ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے ماتحت یہ عید ساری عیدوں میں سب سے زیادہ اہم اور زیادہ برکت والی عید ہے۔ گو تھوڑے تھوڑے وقفہ پر آنے کی وجہ سے لوگ عموماً اس کی قدر کو نہیں پہچانتے۔ دوسرے **عید الفطر** ہے جو ہر سال رمضان کی تیس روزہ عبادت کے بعد آتی ہے۔ اور اس کا نام عید الفطر اِس واسطے رکھا گیا ہے کہ رمضان کے روزوں کے بعد گویا اِس عید کے ذریعہ مومنوں کی افطاری ہوتی ہے۔ اور تیسرے **عید الاضحیٰ** ہے جو ذوالحجہ مہینہ کی دسویں تاریخ کو حج کی عبادت کے اختتام پر (جو نو تاریخ کو ہوتا ہے) آتی ہے۔ اور پاکستان میں یہ عید عرفِ عام **بقرعید** کہلاتی ہے اور بعض لوگ اسے بڑی عید بھی کہتے ہیں۔

**عید الاضحیٰ** کا نام عید الاضحیٰ اِس واسطے رکھا گیا ہے اور حدیث میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے اسے اِسی وجہ سے اِس نام سے یاد فرمایا ہے کہ یہ قربانیوں کی عید ہے۔ کیونکہ اضحیٰ کا لفظ عربی زبان میں اضحاۃ کی جمع ہے جس طرح کہ اضاحی کا لفظ اُضحیۃ کی جمع ہے جس کے معنے قربانی کے جانور کے ہیں۔ اور اس دن کا دوسرا نام اسلامی اصطلاح میں یوم النحر بھی ہے جس کے معنے قربانی والے دن کے ہیں اور یہ دونوں نام خود آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے استعمال فرمائے ہیں۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ حج والی قربانیوں کے لئے جو حرم کے علاقہ میں ہوتی ہیں قرآن شریف اور حدیث میں ھَدْیٌ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا لفظ استعمال ہُوا ہے نہ کہ اضحیٰ کا لفظ جو عیدالاضحیٰ کی قربانیوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جو غیر حاجی لوگ اپنے اپنے گھروں میں دیتے ہیں۔

جیسا کہ صحیح روایات سے ثابت ہے عید الاضحیٰ ہجرت کے بعد دوسرے سال ہی مشروع ہوئی تھی اور اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زندگی میں گویا نو دس "بڑی عیدیں" آئیں۔ اس کے مقابل پر حج آپؐ نے صرف ایک دفعہ کیا تھا۔ اور یہ وہی حج ہے جو حجۃ الوداع کہلاتا ہے۔ یہ حج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے دسویں سال میں ادا فرمایا تھا اور اس کے صرف اڑھائی ماہ بعد آپؐ وفات پا گئے۔

قرآن شریف نے صراحت فرمائی ہے کہ حج کی عبادت کا آغاز حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں ہُوا (سورۂ حج رکوع ۴) جنہوں نے خدائی حکم سے اپنے بڑے بیٹے فرزند حضرت اسمٰعیلؑ کو مکّہ کی بے آب و گیاہ وادی میں لا کر آباد کیا جہاں زندگی کے بقا کا کوئی سامان نہیں تھا اور حقیقۃً یہی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس خواب کی تعبیر تھی جس میں آپ نے دیکھا تھا کہ میں اپنے بیٹے کو ذبح کر رہا ہوں اِس موقع پر خدا نے بچے کی قربانی کی جگہ ظاہر میں جانور کی قربانی مقرر فرمائی۔ مگر حقیقت کی رُو سے انسان کی قربانی بھی قائم رہی۔ یہ گویا پہلا انسانی وقف تھا جو خدا کی راہ میں پیش کیا گیا تاکہ خدا تعالیٰ حضرت اسمٰعیلؑ کو اِس "موت" کے بعد ایک نئی زندگی دے کر اس درخت کی تخم ریزی کرے جس سے بالآخر عالمگیر شریعت کے حامل حضرت سیّد وُلدِ آدم فخرِ انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا وجود باجود پیدا ہونے والا تھا۔ حج میں قربانی کی رسم اسی اسمٰعیلی قربانی کی ایک ظاہری علامت ہے تاکہ اس کے ذریعہ اس بے نظیر قربانی کی یاد زندہ رکھی جا سکے جس کے شجرۂ طیّبہ نے مکّہ کی بظاہر بے آب و گیاہ اور بے ثمر وادی میں وہ عدیم المثال ثمر پیدا کیا جس کے دم سے دُنیا میں روحانیت زندہ ہوئی۔ زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گی۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ:-

انا ابن الذبیحین

(تاریخ الخمیس)

"یعنی میں دو ذبح ہونے والی ہستیوں کا فرزند ہوں"

اِن دو قربانیوں میں سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک تو اسمٰعیلؑ کا جسم تھا
جو گویا مکّہ کی بے آب و گیاہ
وادی میں آباد کر کے عملاً
ذبح کر دیا گیا۔ اور دوسرے
اسمٰعیلؑ کی رُوح تھی جو خدا
کے حضور وقف علی الدّین
کے ذریعہ قربان ہوئی۔

عیدالاضحیٰ کی قربانیاں اسی مقدس قربانی کی یادگار ہیں۔ مگر۔۔۔۔ اس عظیم الشان قربانی کی یاد کو زندہ رکھنا تو درکنار آج اکثر مسلمان عیدالاضحیٰ کا نام تک فراموش کر چکے ہیں۔ چنانچہ جسے دیکھو عیدالاضحیٰ (قربانیوں کی عید) کی بجائے جو اس عید کا اصل نام ہے عیدالضحیٰ (صبح کے وقت کی عید) کہتا ہوا سُنائی دیتا ہے۔ اور اِس افسوسناک غلطی سے اچھے پڑھے لکھے لوگ حتّٰی کہ بعض اخباروں کے نامہ نگار اور ایڈیٹر صاحبان بھی مستثنیٰ نہیں۔ بھلا جو لوگ اپنی قربانیوں والی عید کے نام سے "قربانی" کا لفظ تک حذف کر کے اسے وقفِ طاقِ نسیاں کر چکے ہوں وہ اس کی قربانی والی عبادت کو کِس طرح یاد رکھ سکتے ہیں؟ حالانکہ جیسا کہ اُوپر بیان کیا گیا ہے یہ نام خود ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا رکھا ہوا ہے۔

## ایک بزرگ اور چور کی کہانی (بقیہ صفحہ ۱۴)

ملنے لگے۔ وہ کھانے کھا کر برتنوں کو جھونپڑی سے باہر پھینک دیتا۔ اتفاقاً پھر وہی بزرگ کبھی اُدھر سے گزرے تو اس چور نے جو اب بڑا نیک بخت اور متقی ہو گیا تھا اُس بزرگ سے ساری کیفیّت بیان کی اور کہا مجھے اَور آیت بتلاؤ تو بزرگ موصوف نے فرمایا کہ

فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ
اِنَّهٗ لَحَقٌّ۔

یہ پاک الفاظ سُنکر اُس پر ایسا اثر ہُوا کہ خدا تعالیٰ کی عظمت اس کے دل میں بیٹھ گئی۔ پھر تڑپ اُٹھا اور اسی میں جان دے دی"۔

پس اے عزیزو! تم نے دیکھا کہ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنے سے کیا کیا نعمتیں ملتی ہیں اور تقویٰ اختیار کرنے سے کیسی دولت ملتی ہے۔ غور کر کے دیکھو کہ وہ خدا تعالیٰ جو زمین و آسمان کے رہنے والوں کی پرورش کرتا ہے کیا اُس کے ہونے میں کوئی شک و شُبہ ہو سکتا ہے؟ وہ پاک اور سچّا خدا ہی ہے ہم تم سب کو پالتا پوستا ہے۔ پس خدا ہی سے ڈرو، اُسی پر بھروسہ کرو اور نیکی اختیار کرو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# مصلح موعودؓ کا بچپن

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بچپن ایک مثالی بچپن تھا۔ آپ سے خدا تعالیٰ نے خدمتِ اسلام کا عظیم الشان کام لینا تھا اِسی لئے آپ میں بچپن ہی سے دین کا شوق اور دین کی خدمت کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ اُس ننھی سی عمر میں بھی آپ کو ایک ہی دُھن تھی کہ کسی طرح اسلام دُنیا میں غالب آ جائے۔ بچّوں کی دلچسپی کے لئے ہم آپ کے بچپن کے دو تین واقعات بیان کرتے ہیں ان واقعات سے بچّے اندازہ لگا سکیں گے کہ احمدی بچّے ہونے کی حیثیت میں ان کا اپنا بچپن کیسے گزرنا چاہیئے۔

۱۹۰۰ء میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی عمر صرف گیارہ سال تھی۔ اس چھوٹی عمر میں بھی آپ کے دل میں اللہ ہی اللہ بسا ہوا تھا۔ ایک رات آپ دیر تک اللہ تعالیٰ کی ہستی پر غور کرتے رہے آخر کئی گھنٹے غور و فکر کے بعد پُورے یقین کے ساتھ آپ کے دل نے یہ فیصلہ کیا کہ فی الواقعہ ایک خدا ہے جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے۔ اُس وقت آپ کو خدا تعالیٰ کی ہستی کے بارہ میں ایک نیا عرفان حاصل ہوا اور آپ کا دل خوشی سے بھر گیا۔ آپ نے اُسی وقت بڑے درد کے ساتھ خدا کے حضور یہ دعا مانگی کہ

"خدایا مجھے تیری ذات کے
متعلق کبھی شک پیدا نہ ہو۔"

خود اپنے غور و فکر کے نتیجہ میں خدا کی ہستی کے متعلق یہ پختہ یقین حاصل ہونیکی دیر تھی کہ آپ کے اندر اُس چھوٹی سی عمر میں ہی یادِ الٰہی کی لگن پیدا ہو گئی۔ ہر وقت خدا کو یاد کرکے اس کی تعریف کرتے اور اس سے محبت کا اظہار کرتے۔ اُنہی دنوں آپ نے ایک نماز کے بعد یہ عہد کیا کہ خواہ کچھ ہو جائے مَیں نماز کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ چنانچہ اس کے بعد آپ نے کبھی نماز نہیں چھوڑی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کے چند سال بعد تو یہ حالت ہوئی کہ آپ نے پانچوں نمازیں ادا کرنے کے علاوہ تہجّد کی نماز بھی پڑھنی شروع کر دی۔ چنانچہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے صحابی حضرت شیخ غلام احمد صاحب واعظؓ آدھی رات کے بعد مسجد مبارک میں نمازِ تہجّد پڑھنے گئے۔ وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ میاں محمود احمد صاحب رضی اللہ عنہ سجدے میں پڑے رو رو کر دعائیں مانگ رہے ہیں۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو انہوں نے پوچھا "میاں! آج اللہ تعالیٰ سے کیا کچھ لے لیا؟" آپ نے فرمایا "بس مَیں نے تو یہی مانگا ہے کہ الٰہی مجھے میری آنکھوں سے اسلام کو زندہ کر کے دکھا۔"

چھوٹی سی عمر میں ہی اللہ تعالیٰ سے محبّت اور اس کی عبادت کی یہ برکت تھی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت بڑا مرتبہ عطا فرمایا اور بڑے ہو کر آپ نے اسلام کی ایسی شاندار خدمت سرانجام دی کہ آج آپ کے کارناموں پر ایک دُنیا حیرت کا اظہار کر رہی ہے۔

احمدی بچّوں کو چاہیئے کہ وہ بھی حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے چھوٹی عمر میں خدا تعالیٰ کی محبّت اپنے دل میں پیدا کریں، پُورے شوق کے ساتھ اس کی عبادت کریں اور دعائیں مانگیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں دین کا خادم بنائے۔ اگر بچّے ایسا کریں گے تو خدا ان کو بھی خدمتِ دین کی توفیق عطا کرے گا اور انہیں بھی دین و دُنیا میں نامور بنا دے گا۔

اللہ تعالیٰ سب بچّوں کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ؂

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:-

"جو کچھ مَیں کہتا ہوں (اور مَیں وہی کچھ کہتا ہوں جو مجھے خدا نے کہا) وہ یہ ہے کہ میرے آخری سانس تک خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت کے لئے غلبہ اور ترقی اور کامیابی ہی مقدر ہے۔ اور کوئی اِس الٰہی تقدیر کو بدلنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اِس بات پر خواہ کوئی ناراض ہو، شور مچائے، گالیاں دے یا بُرا بھلا کہے اس سے خدائی فیصلہ میں کوئی فرق نہیں پڑ سکتا۔"

(فرمودہ جلسہ سالانہ ۱۹۴۵ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ایک بزرگ اور چور کی کہانی

عزیز بچو! سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے آج سے قریباً ۷۳ سال قبل ۵ ستمبر ۱۸۹۸ء کو بعد نماز عصر اپنے لختِ جگر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ) کو یہ کہانی سنائی تھی۔ اس کہانی سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر توکل اور بھروسہ کرنے سے خدا تعالیٰ خود انسان کا کفیل ہو جاتا ہے اور ایسے رنگ میں اُس کی ضرورتوں کو پُورا کرتا ہے کہ کسی کو خبر بھی نہیں ہوتی۔ یہ کہانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بزرگ صحابی حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ نے اپنی کتاب سیرۃ مسیح موعودؑ کے صفحہ ۱۵۶ پر درج کی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:-

"ایک بزرگ کہیں سفر پر جا رہے تھے اور ایک جنگل میں ان کا گزر ہوا جہاں ایک چور رہتا تھا اور جو ہر آنے جانے والے مسافر کو لُوٹ لیا کرتا تھا۔ اپنی عادت کے موافق اس بزرگ کو بھی لُوٹنے لگا۔ بزرگ موصوف نے فرمایا وَفِی السَّمَآءِ رِزْقُکُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ، تمہارا رزق آسمان پر موجود ہے۔ تم خدا پر بھروسہ کرو اور تقویٰ اختیار کرو۔ چوری چھوڑ دو خدا تعالیٰ خود تمہاری ضرورتوں کو پورا کر دے گا۔ چور کے دِل پر اثر ہوا اس نے بزرگ موصوف کو چھوڑ دیا اور ان کی بات پر عمل کیا یہاں تک کہ اُسے سونے چاندی کے برتنوں میں عمدہ عمدہ کھانے

(باقی صـ۱۱ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک تاریخی کہانی

# حکم نہ ماننے کا نتیجہ

مکرم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی۔ لاہور

ہمارے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو عرب کے کافروں سے بہت سی لڑائیاں لڑنی پڑیں۔ مگر ایک بھی لڑائی ایسی نہیں ہوئی جس میں ہمارے حضرت نے خود کافروں پر حملہ کیا ہو۔ بلکہ ہر لڑائی میں کافر ہی بڑے بڑے لشکروں کے ساتھ آپؐ سے لڑنے آئے جس پر مجبور ہو کر ہمارے حضرت نے ان کا مقابلہ کیا اور ہر دفعہ ان کو شکست دی۔

اسی طرح ایک دفعہ بڑی تیاری کے بعد کافروں کے ایک لشکر نے آپؐ پر حملہ کیا۔ اس لشکر میں ان کے تین ہزار بڑے بڑے بہادر تھے۔ ان میں سے سات سو آدمی لوہے کے مضبوط کُرتے پہنے ہوئے تھے تاکہ تلوار اُن پر اثر نہ کرے اِن کُرتوں کو زِرہ کہتے ہیں۔ اس لشکر میں مکّہ کے بڑے بڑے سرداروں کی بیٹیاں اور بیویاں بھی ساتھ آئی تھیں تاکہ لڑائی کے وقت اپنے آدمیوں کو اشعار پڑھ پڑھ کر مسلمانوں کے خلاف جوش دلائیں۔ یہ عورتیں ڈیڑھ ہزار کے قریب تھیں۔ مکّہ کے کافروں نے یہ حملہ اِس لئے کیا تھا کہ آپ کو جان سے مار ڈالیں اور مدینہ کے کسی مسلمان کو زندہ نہ چھوڑیں اور اسلام کا نام دُنیا سے مٹا دیں۔ لشکر کا سردار ابوسفیان تھا جو مسلمانوں کا سخت دشمن تھا۔

جب ہمارے حضرت کو اس لشکر کے آنے کی خبر ملی تو آپؐ بھی مقابلہ کے لئے مدینہ سے باہر نکلے۔ مگر آپؐ کے ساتھ صرف سات سو آدمی تھے جن کے پاس نہ پُورے ہتھیار تھے نہ لڑائی کا دوسرا سامان کافی تھا۔

مدینہ کے پاس ایک پہاڑ ہے جسے اُحد کہتے ہیں دونوں فوجوں کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہاں آمنا سامنا ہوا۔ اُحد پہاڑ مسلمانوں کے پیچھے تھا اور کافروں کا لشکر مسلمانوں کے آگے۔

پہاڑ میں ایک اُونچی گھاٹی ایسی تھی کہ اُدھر سے آکر کافر بڑی آسانی سے مسلمانوں پر حملہ کر سکتے تھے اِس لئے ہمارے حضرت نے لڑائی شروع ہونے سے پہلے ہی پچاس آدمیوں کو وہاں کھڑا کر دیا اور ان سے کہہ دیا کہ اگر ادھر سے کوئی حملہ کرے تو اس کا خوب ڈٹ کر مقابلہ کرنا اور ان کو اِدھر سے ہرگز مت گزرنے دینا۔ اِن آدمیوں کے سردار کا نام حضرت عبداللہ بن جُبَیر تھا۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں سے یہ بھی کہا کہ لڑائی میں ہمیں چاہے جیت ہو یا ہار۔ مگر تم اِس گھاٹی کو ہرگز نہ چھوڑنا۔ اور چاہے کچھ بھی ہو یہیں کھڑے رہنا۔

جب ہمارے حضرت اور کافروں کی لڑائی شروع ہوئی تو مسلمان ایسی بہادری سے لڑے کہ تھوڑی ہی دیر میں کافر بھاگ کھڑے ہوئے اور کوئی بھی میدان میں نہ ٹھہر سکا۔

گھاٹی پر کھڑے ہوئے مسلمانوں نے جب یہ دیکھا کہ ہمارے حضرت کی فتح ہو گئی اور کافر بھاگے چلے جا رہے ہیں تو خوشی میں اُن کو آپؐ کے حکم کا خیال نہ رہا اور وہ جلدی سے اُتر کر میدان میں آگئے اور فوج کے ساتھ مل کر بھاگتے ہوئے کافروں کو قتل کرنے لگے۔

بھاگتے بھاگتے کافروں کے ایک سردار نے جس کا نام خالد بن ولید تھا پیچھے مُڑ کر دیکھا تو اسے دُور سے پہاڑ کی گھاٹی خالی نظر آئی۔ اِس پر اُس نے جھٹ پٹ کچھ آدمیوں کو اپنے ساتھ لیا۔ چکّر کاٹ کر گھاٹی پر آیا اور اُدھر سے اُتر کر بڑے زور کے ساتھ مسلمانوں پر حملہ کر دیا ——

مسلمانوں کو کچھ بھی خبر نہ تھی کہ پیچھے کون ہے اِس لئے اچانک حملے سے وہ گھبرا گئے کہ پیچھے سے یہ کیا بلا آ گئی۔

اِس گھبراہٹ میں ستّر کے قریب مسلمان مارے گئے۔ ہمارے حضرت کے چچا حضرت حمزہؓ بھی شہید ہوئے۔ ابوسفیان کی بیوی ہندہ نے اُن کا کلیجہ نکال کر چبایا اور ناک۔ کان کاٹ ڈالے۔ ہمارے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی کئی زخم لگے اور کافروں نے جو پتھر مارے اُن سے آپؐ کے دو ایک دانت بھی ٹوٹ گئے۔ غرض آپؐ کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سخت تکلیف پہنچی۔ مگر اس حالت میں بھی آپؐ نے میدان کو نہیں چھوڑا اور اپنے ساتھیوں سمیت وہیں کھڑے رہے۔

جب کافروں نے آپؐ کی یہ ہمّت دیکھی تو اُن کو مسلمانوں پر دوبارہ حملہ کرنے کی جُرأت نہ ہوئی اور وہ مکّہ واپس چلے گئے مگر مسلمانوں کا نقصان بہت زیادہ ہوا۔

یہ تمام تکلیف مسلمانوں کو اِس لڑائی میں صرف اِس وجہ سے پہنچی کہ گھاٹی کے سپاہیوں نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کی پرواہ نہ کی اور گھاٹی کو چھوڑ کر نیچے اُتر آئے۔

تم نے دیکھا کہ حکم نہ ماننے کا نتیجہ کیسا بُرا ہوا۔ اِس بات سے نصیحت پکڑو اور کبھی بھُول کر بھی ماں باپ یا اُستاد یا افسر کا کہنا نہ ٹالو۔

کہانی کے آخر میں ہم تمہیں یہ مزے کی بات بھی سُنا دیں کہ اِس لڑائی میں جس کا نام جنگِ اُحد ہے کافروں کے جتنے بڑے بڑے سردار تھے جیسے ابوسفیان، خالد بن ولید، عکرمہ بن ابوجہل اور عمرو بن عاص۔ یہ سب کے سب کچھ دنوں کے بعد ہمارے حضرتؐ پر ایمان لا کر مسلمان ہو گئے اور مسلمان ہونے کے بعد انہوں نے اسلام کی بڑی بڑی خدمتیں کیں۔ ایران۔ شام۔ عراق اور مصر ان ہی سرداروں نے فتح کئے اور ساری دُنیا میں اسلام کے نام کا ڈنکہ بجا دیا۔

---

## امریکی روزنامہ
# نیویارک ٹائمز

- نیویارک ٹائمز ۱۸۵۱ء میں نکلنا شروع ہوا۔
- نیویارک ٹائمز میں ۷۱۵ ایڈیٹروں کا ایک بورڈ کام کرتا ہے۔
- نیویارک ٹائمز روزانہ ۹۰ صفحات کا شائع ہوتا ہے۔
- نیویارک ٹائمز کی اتوار کی اشاعت تقریباً ۵۰۰ صفحات کی ہوتی ہے۔
- نیویارک ٹائمز کے ایک اخبار کا وزن تقریباً ساڑھے تین سیر ہوتا ہے۔
- نیویارک ٹائمز روزانہ تقریباً ۹ لاکھ کی تعداد میں شائع ہوتا ہے۔
- نیویارک ٹائمز کی اتوار کی اشاعت تقریباً ۱۵ لاکھ ہے۔

مرسلہ:۔ طارق احمد بٹ
کراچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اپنی معلومات میں اضافہ کیجئے

سوال :- صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا پہلا اجماع کب اور کس مسئلہ پر ہو ؟

جواب :- جب ہمارے نبی پاک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو مدینہ کی گلیوں میں جانثاروں کے رونے کی آوازیں آنے لگیں۔ انکی آنکھوں میں دُنیا اندھیر ہوگئی۔ مسجدِ نبویؐ میں کہرام مچ گیا۔ حضرت عمرؓ نے تلوار نکال لی کہ جو یہ کہے گا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اُس کا سر اُڑا دوں گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اس حالت کو دیکھا تو سمجھ گئے کہ آج کا دھندلکا کل کتنی بڑی گمراہی کا سبب ہو سکتا ہے چنانچہ آپ نے سیدھے منبرِ نبویؐ کی طرف رُخ کیا اور یہ تقریر فرمائی:۔ اے لوگو! اگر تم میں سے کوئی محمدؐ کی پرستش کرتا تھا تو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) تو اس دُنیا سے تشریف لے گئے، اور اگر کوئی محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے ربّ کی عبادت کرتا تھا تو وہ زندہ ہے اس کو موت نہیں آئی۔ پھر آپ نے سورہ آلِ عمران کی یہ آیت تلاوت فرمائی۔

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ

یعنی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور آپؐ سے پہلے تمام رسول فوت ہو چکے ہیں۔

اِس آیت کا سُننا تھا کہ سارے مسلمانوں کی آنکھیں کھُل گئیں اور ایسا معلوم ہوُا کہ یہ آیت آج ہی اُتری ہے۔ ہر مسلمان کی زبان پر یہی آیت تھی اور اسی کا چرچا تھا۔

س :- جنت البقیع سے کیا مراد ہے ؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ج :- مدینہ کے مشہور قبرستان کا نام ہے جس میں ازواج مطہرات، کبار صحابہ اور خاندانِ نبوّت کے افراد مدفون ہیں۔

س :- مندرجہ ذیل سے کیا مراد ہے ؟

(۱) حلف الفضول (۲) شعب ابی طالب

(۳) حجرِ اسود (۴) عرفات (۵) دارارقم

ج :- (۱) حلف الفضول :- ظہورِ اسلام سے قبل قریش مکّہ نے مظلوموں کی مدد کے لئے ایک معاہدہ کیا۔ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حصّہ لیا۔ چونکہ اس معاہدہ میں تین فضل نامی اشخاص شامل تھے اِس لئے یہ معاہدہ حلف الفضول کے نام سے مشہور ہو گیا۔

(۲) شعب ابی طالب :- ایک پہاڑی درہ کی شکل کی جگہ تھی۔ نبوت کے ساتویں سال قریش کے سب خاندانوں نے مل کر یہ معاہدہ کیا کہ کوئی شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان سے جس کا نام بنوہاشم تھا کوئی تعلق نہ رکھے گا۔ نہ ان سے خرید و فروخت کرے گا۔ نہ ان کو کھانے پینے کا کوئی سامان دے گا۔ اِس موقع پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت ابوطالب تمام خاندان کو اپنے ہمراہ لے کر ایک درہ میں چلے گئے جو شعب ابی طالب کہلاتا ہے۔ یہیں دوسرے مسلمانوں نے بھی پناہ لی اور بہت تکلیف کے ساتھ یہاں رہنے لگے، درختوں کی پتیاں کھا کر زندگی بسر کرتے۔ چمڑا ملتا تو اس کو بھون کر کھاتے۔ بچّے بھوک سے بلبلاتے تھے۔ تین سال تک حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے ساتھیوں نے اسی طرح بسر کی۔

(۳) حجر اسود کے لفظی معنی کالے پتھر کے ہیں۔

یہ ایک کالے رنگ کا پتھر ہے جو خانہ کعبہ کی دیوار کے ایک گوشہ میں لگا ہوا ہے۔ خانہ کعبہ کئی مرتبہ گرا اور پھر اس کی تعمیر کی گئی۔ کبھی سیلاب میں بہہ گیا کبھی آگ میں جل گیا۔ اور اس کی اُس بنیاد کا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھوں رکھی گئی تھی ایک پتھر بھی باقی نہیں مگر اس پرانے زمانے کی یادگار صرف یہی ایک پتھر ہے۔ حج کے موقع پر حاجی اس پتھر کو بوسہ دیتے ہیں یا ہاتھ سے اس کی طرف اشارہ کرتے ہیں کیونکہ حج کے موقع پر اس قدر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہجوم ہوتا ہے کہ ہر شخص کے لئے اسے بوسہ دینا ممکن نہیں ہوتا۔ یہ وہ پتھر ہے جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد رسول اللہ تک کے مقدس ہونٹ یا مبارک ہاتھ اس پر پڑے ہیں اور پھر تمام خلفاء راشدین، صحابہ کرامؓ کے ہاتھوں نے بھی اس کو مَس کیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اس پتھر کو بوسہ دیا۔ اور پھر فرمایا "اے سیاہ رنگ کے پتھر مَیں خوب جانتا ہوں کہ تو ایک معمولی پتھر ہے۔ نہ تُو نفع پہنچا سکتا ہے اور نہ کسی قسم کا نقصان پہنچا سکتا ہے لیکن مَیں اِس لئے تجھے بوسہ دیتا ہوں کہ مَیں نے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے دیکھا تھا۔"

(۴) عرفات :- وہ میدان ہے جہاں ذوالحجہ کی نویں تاریخ کو تمام حاجی ٹھہرتے ہیں اور ظہر سے لے کر غروبِ آفتاب تک دعا اور خدا کی تسبیح میں مصروف رہتے ہیں اصل حج اسی کا نام ہے۔ اس میدان میں جہاں تک نظر کام کرتی ہے۔ ملک کے لوگ ایک طرف اور ایک لباس میں کھڑے ہو کر رو رو کر اپنے گناہوں کی معافی مانگتے اور خدا سے ایک نیا عہد باندھتے ہیں۔ اسی میدان میں حاجیوں کا امیر خطبہ عام دیتا ہے جس میں حاجیوں کو ان کی ذمہ داریوں اور فرائض سے آگاہ کیا جاتا ہے۔

(۵) دارِ ارقم۔ حضرت ارقمؓ بن ارقم کا گھر جسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سنہ ۴ رسالت تا سنہ ۶ رسالت تبلیغِ اسلام کا مرکز بنائے رکھا۔ اسی وجہ سے یہ مکان تاریخ میں "دارالاسلام" کے نام سے معروف ہے۔

س :- خلفائے راشدین کے زمانۂ خلافت کی تعیین کریں ؟

ج :- ۱۔ حضرت ابوبکرؓ سنہ ۱۱ھ / ۶۳۲ء تا سنہ ۱۳ھ / ۶۳۴ء

۲۔ حضرت عمرؓ۔ سنہ ۱۳ھ / ۶۳۴ء تا سنہ ۲۳ھ / ۶۴۴ء

۳۔ حضرت عثمانؓ۔ سنہ ۲۴ھ / ۶۴۵ء تا سنہ ۳۵ھ / ۶۵۶ء

۴۔ حضرت علیؓ۔ سنہ ۳۵ھ / ۶۵۶ء تا سنہ ۴۰ھ / ۶۶۱ء

تشحیذ کی توسیع اشاعت میں حصّہ لینا ہر احمدی بچّے کا فرض ہے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# تحقیق مینڈکیاں

## دیانتداری

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہمارے پیارے آقا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود اپنے کچھ صحابہ کے ساتھ صبح کی سیر کر رہے تھے راستے میں ایک بیری تھی جس پر نہایت عمدہ اور پکے ہوئے سُرخ بیر لگے تھے۔ ایک بیر اس کے نیچے بھی گرا ہوُا تھا۔ ایک صحابی نے وہ بیر کھانے کی نیّت سے اُٹھایا تو حضورؑ نے منع فرما دیا اور کہا اس کو اس کی جگہ پر ڈال دو اس کے مالک کی اجازت کے بغیر لینا ٹھیک نہیں۔

اِس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ کسی کی چیز اس کی اجازت کے بغیر نہیں لینی چاہیئے ؂

(سید عبد الشکور۔ ربوہ)

## چالاک خرگوش

کسی سمندر میں ایک جزیرہ تھا اُس میں خرگوش رہتا تھا۔ یہ جزیرہ پتھریلا تھا خرگوش بڑا اُداس رہتا تھا۔ وہ ہمیشہ اپنے سامنے والے جزیرہ کو دیکھتا رہتا تھا جو کہ سرسبز اور شاداب تھا۔ اس میں ہری ہری گھاس اور سبز سبز جھاڑیاں تھیں۔ خرگوش چاہتا تھا کہ ہری بھری گھاس پر کھیلے کُودے اور خوب پیٹ بھر کر کھائے۔ مگر وہاں پہنچ نہیں سکتا تھا کیونکہ درمیان میں سمندر تھا۔ ایک دن خرگوش حیران بیٹھا تھا کہ ایک مگرمچھ اُدھر آ نکلا۔ خرگوش بالکل نہ ڈرا۔ مگر اس کو ایک ترکیب سُوجھی اُس نے مگرمچھ سے میٹھی میٹھی باتیں شروع کر دیں اور اس کو اپنا دوست بنا لیا۔ خرگوش نے پوچھا کہ کیا تمہارا اَور بھی کوئی دوست ہے۔ مگرمچھ نے جواب دیا۔ ہاں۔ اور پھر سمندر میں غوطہ لگا کر اَور بہت سے مگرمچھوں کو ساتھ لے آیا۔ خرگوش نے کہا مَیں گِننا چاہتا ہوں۔ تم قطار بنا لو تاکہ مَیں گنتی کر سکوں۔ مگرمچھوں نے قطار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بنا لی۔ قطار اتنی لمبی تھی کہ دوسرے جزیرہ تک پہنچ گئی۔ اب خرگوش ایک مگرمچھ پر چڑھ کر بولا ایک۔ پھر دوسرے پر چڑھ کر بولا دو۔ اِس طرح کرتے کرتے وہ دوسرے جزیرہ تک پہنچ گیا اور کنارے پر کھڑا ہو کر کہنے لگا مَیں نے تو اس کنارے تک آنا تھا سو آ گیا۔ سب کا شکریہ۔ یہ کہہ کر وہ بھاگ کر جزیرہ میں چلا گیا۔ اور مگرمچھ اپنا سا مُنہ لے کر سمندر میں چلے گئے۔

(عبدالحق۔ ربوہ)

## نیکی کا بدلہ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بزرگ آدمی باہر سَیر کو گئے ہوئے تھے انہوں نے راستے میں دیکھا کہ ایک درخت کے نیچے ایک شخص بے خبر سویا ہؤا ہے اور پاس ہی ایک نیولا اور سانپ لڑ رہے ہیں۔ سانپ اُس شخص کو کاٹنے کو آتا ہے اور نیولا راستہ روک کر اپنے کانٹے اُوپر کر لیتا ہے اور سانپ کی زد سے اُس شخص کو محفوظ رکھتا ہے۔ وہ بزرگ دُور کھڑے یہ تماشہ دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے دل میں سوچا کہ یہ شخص بہت نیک معلوم ہوتا ہے اور اللہ اُس کو بچانے کے لئے کیا سامان پیدا کر رہا ہے یہاں تک کہ نیولا اور سانپ آپس میں لڑتے رہتے ہیں حتیٰ کہ سانپ مر جاتا ہے۔ چونکہ سانپ بھی نیولے کو ڈس لیتا ہے اِس لئے نیولا بھی اُسی وقت مر جاتا ہے۔ وہ بزرگ یہ تماشہ دیکھ کر اس شخص کے پاس آئے لیکن وہ سب سے بےنیاز بےخبر سویا رہتا ہے۔ وہ بزرگ اُس کے پاس بیٹھ جاتے ہیں۔ جب وہ شخص نیند سے اُٹھتا ہے تو اپنے پاس ایک بزرگ کو بیٹھے ہوئے دیکھ کر حیران ہوتا ہے۔ جب بزرگ اشارہ سے سانپ اور نیولے کی طرف توجہ دلاتے ہیں تو وہ شخص اَور بھی حیران ہو جاتا ہے کہ یا الٰہی کیا ماجرا ہے۔ وہ بزرگ کہنے لگے تمہاری کونسی نیکی ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کی زندگی بچانے کا انتظام کیا۔ وہ آدمی کہنے لگا کہ مَیں ایک چور ہوں اور چوری کی نیّت سے گھر سے نکلا تھا لیکن مَیں اِس درخت کو دیکھ کر لیٹ گیا اور سو گیا۔ تو وہ بزرگ کہنے لگے کہ تم نے ماضی میں کوئی ایسا واقعہ کیا ہو گا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں آج موت سے بچایا ہے تو وہ آدمی سوچ کر کہنے لگا کہ مَیں نے ایک دفعہ ایک بیوہ عورت کی چوری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی تھی۔ جب مجھے یہ معلوم ہوا کہ وہ بیوہ تھی تو مَیں چوری کیا ہوا سارا مال اگلی رات وہیں جا کر چھوڑ آیا۔ تو وہ بزرگ کہنے لگے دیکھو اللہ کتنا مہربان ہے تم کو تمہاری ذرا سی نیکی پر کتنا بڑا بدلہ دیا۔ پس تم اِسی وقت چوری کرنے سے توبہ کر لو خدا تعالیٰ تمہارے لئے خود ہی روزی کے سامان پیدا کر دے گا۔

تو بچّو! اُس شخص نے توبہ کر لی اور ایک نیک آدمی بن گیا۔

(عذرا اختر۔ اکبرآباد۔ سندھ)

## دشمن سے رحم کا سلوک

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک غریب لکڑہارے کے دو بیٹے تھے۔ لکڑہارا اب اتنا بوڑھا ہو گیا کہ اس میں کام کرنے کی ہمّت نہ رہی۔ آخر ایک دن وہ بیمار پڑا اور اس نے اپنے دونوں لڑکوں کو بُلایا اور کہا کہ تم میں سے جو نیک کام کریگا مَیں اسے ایک اشرفیوں کی تھیلی دوں گا۔ دونوں کے نام رحیم اور کریم تھے۔

آخر دونوں لڑکے گھر سے نکلے۔ چھوٹے لڑکے کریم نے کچھ غریبوں کو پیسے دیئے۔ بڑا لڑکا رحیم بڑا رحمدل تھا وہ اسی طرح جنگل میں جا رہا تھا کہ اسے راستہ بھول گیا۔ اور وہ جنگل میں مارا مارا پھرنے لگا۔ آخر رات ہو گئی۔ تھوڑی دیر چلنے کے بعد اسے کوئی آدمی نظر آیا۔ وہ کہیں جا رہا تھا اس نے اس کے پیچھے جانے کا ارادہ کر لیا۔ تھوڑی دُور ہی گیا تھا کہ آدمی گڑھے میں گر گیا۔ لڑکا بھاگا بھاگا گیا اور اسے باہر نکالا۔ جب وہ اسے باہر نکالنے لگا تو وہ اسے پہچان گیا۔ وہ آدمی اس کا پُرانا جانی دشمن تھا۔ چونکہ لڑکے نے اپنا مُنہ چھپایا ہوا تھا اسلئے وہ آدمی اسے پہچان نہ سکا۔

جب دونوں لڑکے گھر آئے تو لکڑہارے نے دونوں سے پوچھا کہ تم نے کیا کیا کام کئے ہیں۔ چھوٹے نے بتایا کہ میں نے غریبوں کی مدد کی ہے اور بڑے نے کہا کہ مَیں نے دشمن کو معاف کیا ہے اور اگر مَیں چاہتا تو اسے جان سے مار ڈالتا۔ لکڑہارے نے خوش ہو کر تھیلی بڑے لڑکے کو انعام کے طور پر دے دی۔

سو ہمیں بھی دشمن کے ساتھ رحمدلی کا سلوک کرنا چاہیئے اس سے خدا خوش ہوتا ہے۔

(طاہر احمد — سرگودہا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# گنتی

## ایک سے دس تک

(مکرّم مولانا نسیم سیفی صاحب)

سب سے پہلے ایک (۱) کہو — سب کے سب مِل جُل کے رہو
اس کے بعد آتا ہے دو (۲) — خوشیوں کے جُھولے جُھولو
ایک اور دو سے آگے تین (۳) — شین کو کیوں کہتے ہو سین
سُن لو چڑیوں کی چہکار — جن کی اب تعداد ہے چار (۴)
کیا اچھا ہے نمبر پانچ (۵) — سچ کو کب آتی ہے آنچ
پانچ میں ایک ملے تو چھ (۶) — اس سے آگے سات (۷) ہوئے
گنتے ہو تو گنتے چلو — سات سے آگے آٹھ (۸) کہو

دو ہندسوں پر کر دو بس
نو (۹) کے بعد آتا ہے دس (۱۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریاض احمد خان خٹک۔ ربوہ

# قرآن مجید کی برکت

ایک دفعہ ایک مولوی نے کتاب لکھی جس کا نام تھا "صبر سے کام لو" اور اس کے متعلق اشتہار شائع کروایا کہ جو شخص اِس کتاب کو پڑھے گا وہ بادشاہ بن جائے گا۔ جب لوگوں کی نظر سے یہ اشتہار گزرا تو وہ کتاب خریدنے لگ گئے۔ ایک شخص جس نے یہ کتاب سب سے پہلے خریدی تھی اُس نے بادشاہت ملنے کے شوق میں اپنی نوکری بھی چھوڑ دی اور ہر وقت اس کتاب کو پڑھتا رہتا یہاں تک کہ اِس نے اس کتاب کو حفظ کر لیا مگر وہ بادشاہ پھر بھی نہ بنا! ملازمت تو وہ چھوڑ ہی چکا تھا اب وہ بھوکا مرنے لگا۔ جب صبح ہوتی تو غصّے میں اُٹھتا اور کتاب پڑھنے کے بعد جوتی لے کر اسے مارنا شروع کر دیتا اور ساتھ ہی کہتا کہ اِس کتاب کو لکھنے والا مولوی بہت ہی جھوٹا اور کذاب ہے۔

ایک دن وہی مولوی صاحب جنہوں نے یہ کتاب لکھی تھی نماز پڑھ کر مسجد سے اپنے گھر کی طرف جا رہے تھے کہ اُن کا گزر اس آدمی کے گھر کے سامنے سے ہُوا جس نے یہ کتاب حفظ کی ہوئی تھی۔ جب مولوی صاحب قریب پہنچے تو وہاں سے کسی کو مارنے کی آوازیں آ رہی تھیں مولوی صاحب نے تھوڑی دیر کان لگا کر سُنا اور پھر دروازہ کھٹکھٹایا تو وہ شخص کتاب کو چھوڑ کر دروازہ کھولنے چلا۔ جب دروازہ کھولا تو اس کی نظر مولوی صاحب پر پڑی۔ مولوی صاحب نے پوچھا کِس کو مار رہے تھے۔ تو اس نے جواب دیا آپ نے تو کہا تھا کہ جو شخص اِس کتاب کو پڑھے گا وہ بادشاہ بن جائے گا۔ مگر مَیں نے تو یہ کتاب حفظ بھی کر لی ہے اور ابھی تک بادشاہ نہیں بنا۔ مولوی صاحب نے کہا اس میں تو لکھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھا کہ صبر کرو کیا تم نے صبر کیا ؟ اگر تم صبر سے کام لیتے تو یقیناً بادشاہ بن جاتے۔ پھر مولوی صاحب نے کہا کہ اگر تمہارے پاس کچھ پیسے ہیں تو اُن سے بھُنے ہوئے چنے اور گُڑ خرید کر ساتھ والے ملک چلے جاؤ اور وہاں پر مسجد میں بیٹھ جانا اور اگر تمہارے سامنے کوئی کھانا رکھ دے تو کھا لینا ورنہ یہ بھُنے ہوئے چنے اور گُڑ کھا کر گزارا کر لینا۔ اب اس نے بازار سے گُڑ اور بھُنے ہوئے چنے خریدے اور مولوی صاحب کے کہنے کے مطابق دوسرے ملک کا رُخ کیا اور ایک مسجد میں ڈیرا جما لیا۔ ایک دن کچھ بچّے آئے کچھ دیر وہ کھیلتے کُودتے رہے پھر وہ ایک دوسرے کو گالیاں دینے لگے۔ اس شخص نے بچّوں کو سمجھایا کہ دیکھو گالی نہیں دیتے یہ بُری بات ہے میرے پاس آؤ میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں سب لڑکے اکٹھے ہو گئے تو اس نے کہا دیکھو آج سے جو لڑکا میرے ساتھ یہاں مسجد میں بیٹھ کر قرآن مجید پڑھے گا اُسے میں ایک مُٹھی چنے اور ایک ڈھیلی گُڑ کی دیا کروں گا۔ سب لڑکوں نے کہا اچھا اُس شخص نے کہا جب تم گھر جاؤ تو سب سے پہلے السّلام علیکم کہو اور پھر ادب سے بیٹھو۔ ماں باپ کا کہا مانو۔ اور جو لڑکا ایسا نہ کرے گا اُسے میں چنے اور گُڑ نہیں دوں گا۔ سب لڑکوں نے وعدہ کیا کہ ہم آپ کی بتائی ہوئی باتوں پر عمل کریں گے۔ جب اِن بچّوں نے قرآن مجید پڑھ لیا تو اُس شخص نے ہر ایک لڑکے کو ایک ایک مُٹھی چنے اور گُڑ کی ایک ایک ڈھیلی دی اور انہیں رخصت کر دیا۔ سب لڑکے خوشی خوشی گھر گئے۔ گھر پہنچتے ہی سب سے پہلے ہر بچّے نے سلام کیا۔ ماں سلام ! باجی سلام ! سب گھر والے بڑے حیران ہوئے کہ آج بچّوں کو کیا ہو گیا ہے۔ بڑے ادب سے ہر ایک کو سلام کر رہے ہیں۔ لڑکوں نے پوچھنے پر بتایا کہ مسجد میں ایک آدمی آیا ہوا ہے وہ کہتا ہے جو لڑکا میرے پاس قرآن مجید پڑھنے آئے گا اُسے ایک مُٹھی چنے اور ایک ڈھیلی گُڑ دوں گا۔ اسطرح ہوتے ہوتے سارے علاقے میں اُس کی شہرت ہو گئی۔ دُور و نزدیک سے لوگ اپنے بچّوں کو لے کر آتے اور اُسے کہتے کہ ہمارے بچّوں کو قرآن مجید پڑھائیے۔

ایک دن اس ملک کا بادشاہ اپنے دربار میں بیٹھا تھا کہ اسے خیال آیا کہ میری بیٹی کافی بڑی عمر کی ہو گئی ہے لیکن ابھی تک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس نے قرآن مجید ہی نہیں پڑھا۔ بادشاہ نے اپنے وزیر سے کہا کہ شہزادی کے لئے قرآن پڑھنے کا انتظام کریں۔ وزیر اس شخص کی شہرت سُن چکا تھا اس نے بادشاہ سے ذکر کیا کہ بادشاہ سلامت ہمارے ملک میں ایک شخص آیا ہوُا ہے جو بہت ہی تھوڑی مدت میں قرآن مجید پڑھا دیتا ہے۔ بادشاہ نے اس شخص کو بلوایا اور اپنی بیٹی کو قرآن مجید پڑھانے پر اسے ملازم رکھ لیا۔ اس نے بڑی محنت سے تھوڑے ہی عرصہ میں شہزادی کو قرآن پڑھا دیا۔ جب بادشاہ کو اس کی اطلاع ہوئی تو بادشاہ بہت خوش ہوُا۔ بادشاہ نے سوچا کہ یہ شخص بڑا محنتی اور نیک ہے کیوں نہ اس سے اپنی بیٹی کی شادی کر دی جائے۔ چنانچہ بادشاہ نے وزیر سے مشورہ کیا اس نے بھی بادشاہ کی تائید کی کہ اس سے اچھا رشتہ ملنا مشکل ہے۔ بادشاہ نے تھوڑے عرصہ بعد اس شخص سے اپنی بیٹی کی شادی کر دی۔ کچھ عرصہ بعد بادشاہ اس سے کہنے لگا کہ اب مَیں بوڑھا ہو گیا ہوں، حکومت کا انتظام چلانا میرے لئے مشکل ہے اِس لئے اب تم میری جگہ حکومت کا کاروبار سنبھالو چنانچہ بڑی دھوم دھام سے اسے اس ملک کا بادشاہ بنا دیا گیا۔ کچھ عرصہ بعد انہی مولوی صاحب کا جنہوں نے "صبر سے کام لو" نامی کتاب لکھی تھی اس ملک سے گزر ہوُا۔ مولوی صاحب کے جی میں آئی کہ کیوں نہ اِس ملک کے بادشاہ کو ملا جائے۔ بادشاہ اس وقت سیر کے لئے باہر گیا ہوُا تھا بہت سے لوگ اس کے ساتھ تھے۔ بادشاہ ہاتھی پر سوار ملک کے مختلف حصّوں کا معائنہ کر رہا تھا۔ مولوی صاحب بھی وہاں جا پہنچے اور انہوں نے وزیر سے درخواست کی کہ مَیں بادشاہ سے ملنا چاہتا ہوں۔ تو وزیر نے اسے اجازت نہ دی۔ اسی دوران بادشاہ کی نظر مولوی صاحب پر جا پڑی۔ بادشاہ نے مولوی صاحب کو پاس بُلایا اور ان کی بہت عزّت کی اور ان سے اپنی گستاخی کی معافی مانگی۔

پس عزیز بچّو! قرآن کریم پڑھنے میں بہت ہی برکات ہیں ؂

جمالِ حُسنِ قرآں نُورِ جانِ ہر مُسلماں ہے
قمر ہے چاند اَوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے
(دُرِّ ثمین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خلافتِ احمدیہ کی برکات

جنوری ۱۹۶۷ء کے شروع میں ہی خاکسار نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمانِ مبارک پر خاکسار نے وقفِ جدید میں اپنا نام معلمین کی کلاس میں داخل ہونے کے لئے پیش کیا سو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے میرا نام منظور فرما لیا۔

کلاس کے ایّام میں یعنی جب مَیں کلاس میں تعلیم حاصل کر رہا تھا گھر سے ایک خط آیا کہ میرا بڑا بھائی بیمار ہے۔ مَیں نے ایک دوست سے مشورہ کیا کہ آیا مَیں چھٹی لے کر گھر چلا جاؤں یا یہیں رہوں تو اس دوست نے مجھے یہ مشورہ دیا کہ گھر جانے کی بجائے یہیں کلاس میں پڑھو اور حضور پُرنور کی خدمتِ اقدس میں دعا کی درخواست لکھو۔ چنانچہ اسی طرح کیا حضور پُرنور کی خدمت میں دعا کی درخواست لکھ دی۔ تقریباً چھ سات دنوں کے بعد ۹ بجے صبح مجھے حضور کی طرف سے جوابی خط ملا۔ اس میں یہ لکھا تھا کہ آپ کی چٹھی حضور کی خدمت میں موصول ہوئی حضور نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ آپ کے بھائی کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔ اُسی دن ۱۰ بجے میرے گھر سے چٹھی آ گئی کہ میرا بھائی خیر و عافیت سے ہے اور تندرست ہو گیا ہے۔

مَیں نے اُسی دن سے دِل میں یہ عہد کر لیا کہ جب بھی کوئی مشکل پیش آئے تو حضور پُرنور کی خدمت میں دعا کا خط لکھا کروں گا۔ سو مَیں اِس طرح ہی کرتا ہوں اور دوسرے دوستوں کو بھی تاکید کرتا ہوں کہ جب بھی انہیں کوئی مشکل پیش آئے تو فوراً خلیفۂ وقت کی خدمت میں دعا کی درخواست کریں اور خود بھی دعا کریں۔

پس مَیں بچّوں اور بھائیوں سے یہ درخواست کروں گا کہ خلیفۂ وقت (باقی ص ۳۱ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# منتشر یادیں

(منوّر احمد۔ بہاولپور)

پیاری فوزیہ!

آپ کا خط ملا جس کا جواب آج دے رہی ہوں۔ سمجھ میں نہیں آ رہا کہ کیا لکھوں اور کیا نہ لکھوں۔ آج ۶ ستمبر ہے نا۔ بس ذہن میں بھائی جان کی تصویر اُبھر رہی ہے۔ وہ آج سے پانچ سال قبل اسی دن جب دشمن کی فوج نے ہمارے وطنِ عزیز پہ حملہ کر دیا تھا اس کی حفاظت کرتے ہوئے شہید ہوئے تھے۔ جی چاہتا ہے کہ ان کے متعلق تمہیں لکھوں کیونکہ آج وہ شدّت سے یاد آ رہے ہیں۔ کاش وہ آج ہم میں ہوتے۔ نہ جانے وہ ہمیں چھوڑ کر کہاں چلے گئے۔

پیاری فوزیہ! جب ہم چھوٹے چھوٹے ہؤا کرتے تھے بھائی جان اکثر مجھ سے سبقت لے جایا کرتے تھے۔ ہم دونوں بہن بھائی اپنے والدین کے ساتھ ایک گاؤں میں سڑک کے کنارے ایک کچّے مکان میں رہتے تھے۔ ابّا جان سارا سارا دن محنت کرتے اور پورے ایک ماہ کے بعد ساٹھ روپے لیتے۔ ہمارا ان روپوں میں مشکل ہی سے گزارا ہوتا تھا۔ ابّو کی یہ خواہش تھی کہ ہم پڑھ لکھ کر کچھ کریں۔ اِس غرض سے انہوں نے ہمیں سکول میں داخل کروا دیا۔ بھیّا پڑھائی میں بہت ہی ہوشیار تھے۔ وہ سخت محنت اور دل لگا کر پڑھتے تھے۔ مَیں ان کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں تھی اور کم محنت کرتی تھی۔

بھائی جان جو آج ہم میں نہیں ہیں فرصت کے وقت بھی اپنا وقت ضائع نہیں کرتے تھے بلکہ ایسی کہانیوں اور مضامین کا مطالعہ کرتے تھے جس میں قوم پرست لوگوں کے کارناموں کا ذکر ہو۔ ان کتب اور مضامین کے مطالعہ سے بھیّا کے دِل میں بھی فوج میں بھرتی ہونے کا شوق پیدا ہؤا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فوزیہ ڈیر! ہمارے گھر کے سامنے سے اکثر فوجی جیپیں وغیرہ گزرتی تھیں۔ بھیّا ان جیپوں میں بیٹھے ہوئے وردیوں میں ملبوس فوجیوں کو دیکھ کر باغ باغ ہو جاتے تھے۔ اور بے خودی میں یہ کہتے تھے کہ مَیں بھی ایک دن فوجی بنوں گا۔ مَیں ان کی اس بات پر ہنس دیتی۔ انہوں نے اپنی ذہانت اور محنت کی وجہ سے آٹھویں جماعت میں اوّل پوزیشن حاصل کی اور وظیفہ حاصل کیا۔ اس طرح ان کے آگے بڑھنے کے اَور امکانات روشن ہوگئے۔

پیاری بہن! آپ کو معلوم ہی ہے کہ ہم پہلے بہت ہی غریب ہؤا کرتے تھے اس وقت گھر میں روشنی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ ہمارے بھیّا کتنے اچھے تھے۔ وہ دیئے کی مدھم روشنی میں بھی رات گئے تک پڑھتے رہتے تھے۔ اُن کی آنکھیں پڑھتے پڑھتے تھک جاتی تھیں۔ اگر مَیں ان سے یہ پوچھ بیٹھتی کہ اس قدر پڑھائی کی کیا ضرورت ہے تو وہ بہت سنجیدہ ہو کر جواب دیتے کہ مَیں پڑھ لکھ کر فوجی افسر بنوں گا۔ فوج میں جانے کا جذبہ ان میں کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہؤا تھا۔ غربت کے عالَم میں ہمیں کئی بار کھانا نہیں ملتا تھا لیکن اگر مَیں روتی تو وہ مجھے ہمیشہ صبر و دلاسا دیتے۔ ان ہی پریشانیوں اور اداسیوں کی وجہ سے ابّو زیادہ دیر زندہ نہ رہ سکے۔ ابھی بھیّا دسویں جماعت میں ہی تھے کہ ان کا انتقال ہو گیا۔ انکی وفات کے بعد ہمارے چاروں طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ ہمارا کوئی سہارا نہیں رہا تھا سوائے بھیّا کے۔ بھیّا دن کو سکول جاتے اور رات کو ایک مِل میں کام کرتے تھے لیکن اُف تک نہ کرتے۔ انہوں نے تعلیم نہیں چھوڑی۔ اسی طرح دِن گزرتے گئے۔ بھیّا نے پرائیویٹ دسویں جماعت کا امتحان دیا اور فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئے اور پھر ایف۔اے کی تیاری میں مشغول ہو گئے۔ اب ہم دونوں کا بچپن ختم ہو چکا تھا۔ بھیّا نے ایف۔اے کا بھی امتحان دے دیا اور کامیاب ہوئے۔

اچھی فوزیہ! جوں جوں ہم بڑے ہوتے گئے امّی جان پر بڑھاپا زور پکڑتا جا رہا تھا۔ ان کے بال سفید ہو چکے تھے اور کچھ بیمار بھی رہنے لگیں۔ بھیّا اکثر خاموش رہتے تھے۔ وہ بولتے کم اور کام زیادہ کرتے تھے۔ شاید انہیں اپنے مستقبل کی فکر تھی۔

ایک دن ہم سب بیٹھے تھے کہ انہوں نے کہا مَیں انٹرویو دینے جا رہا ہوں دعا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کریں کہ کامیاب ہو جاؤں اور امّی کا علاج کرا سکوں۔

ہم سب ان کی کامیابی کے لئے دعائیں کرنے لگے۔ تقریباً دو دن کے بعد واپس آئے۔ ان کے چہرے پہ خوشی کی لہر دوڑ رہی تھی اور آتے ہی ہمیں خوشخبری سُنائی کہ وہ اپنی اعلیٰ قابلیت اور بلند حوصلگی کی وجہ سے لیفٹیننٹ کے انٹرویو میں پاس ہو گئے ہیں۔ یہ خبر سُنتے ہی ہماری خوشی کا کوئی ٹھکانا نہ رہا۔ ہمارے حالات بدل چکے تھے۔ اب ہم کچّے مکان کو چھوڑ کر شہر میں منتقل ہو چکے تھے۔ سب سے پہلے انہوں نے امّی کا علاج کرایا۔ امّی جان کو میری شادی بھی کرنی تھی۔ امّی جان نے میرا جہیز بنوانا شروع کر دیا اور پھر میری شادی کر دی گئی۔ ابھی میری شادی کو صرف دو ماہ ہی مشکل سے گزرے تھے کہ ہند و پاک کی جنگ چھڑ گئی۔ پھر کیا ہوا — ہوا یہ کہ وطن پرستی کا مادہ تو بھیّا میں کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ ہم سے ملے بغیر وہ محاذ پر چلے گئے۔ اور اس بہادری اور دلیری سے لڑے کہ کیا کہنے۔ لیکن دشمن کی فوج پانچ گُنا تھی۔ بھیّا نے اپنے افسر کے حکم پر دشمن کو آگے بڑھنے سے روکنے کے لئے دوسرے ساتھیوں کی طرح پیٹ کے ساتھ بم باندھا اور دُشمن کی فوج میں گھس گئے۔ اور کچھ دیر بعد بم کے پھٹنے کے ساتھ ہی جذبۂ جہاد سے سرشار پروانہ وار نثار ہوئے اور شہید ہو گئے۔

ان کی شہادت کی خبر ہمیں تقریباً ایک دن بعد ملی۔ ہم سب کو ایک طرح سے خوشی تھی کہ وہ شہیدوں میں شامل ہو گئے اور دوسری طرف یہ غم کہ ان کو زندگی میں خوشی میسّر آئی ہی تھی کہ شہید ہو گئے۔

پیاری فوزیہ! کاش وہ آج ہم میں ہوتے اور ہمارے ساتھ بیٹھے ہوتے۔ لیکن اب یہ ناممکن ہے۔ نہ جانے وہ ہمیں چھوڑ کر کہاں چلے گئے۔ اچھا خط بہت طویل ہو گیا ہے اب اجازت۔ والسّلام

تمہاری روبینہ

---

## خلافتِ احمدیّہ کی برکات (بقیہ صہ ۲۸)

کی فرمانبرداری اختیار کریں۔ خلافت میں اللہ تعالیٰ نے بہت ہی برکتیں رکھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلیفۂ وقت کی اطاعت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(بشارت احمد خاں معلم وقفِ جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# شہر سے پندرہ میل پرے

## ایک پکنک کی روداد

(مرزا مظفر احمد کریم۔ صدر۔ حیدرآباد)

پکنک کا نام سُنکر ہر ایک کا دل خوشی سے بلیّوں اُچھل پڑتا ہے۔ یہی حال ایک جمعہ کو ہمارا بھی ہوا۔ ہوا یوں کہ خطبہ کے بعد جب قائد صاحب نے یہ اعلان فرمایا کہ خدام الاحمدیہ کے بے حد اصرار پر مجلس حیدرآباد کی زیرِ نگرانی آئندہ اتوار کو کسان موری کے مقام پر پکنک منانے جائیں گے۔ جو خدام جانا چاہیں وہ تین روپے فی کس کے حساب سے اپنا چندہ مرزا مبشر احمد صاحب کے پاس جمع کروا دیں۔ اطفال و انصار کا داخلہ مُفت ہو گا۔ مقررہ دن صبح ۹ بجے تمام دوست احمدیہ ہال پہنچ جائیں۔ بس اِس اعلان کے سُننے کی دیر تھی کہ دُنیا جہان کی مسرّتیں سمٹ کر ہماری گود میں آ بیٹھیں۔ پکنک کے متعلق طرح طرح کے خیالات نے ہمارے دماغ کو گھیر لیا۔ یہاں تک کہ دورانِ نماز بھی ہمارا دماغ پکنک مناتا رہا۔

خیر خدا خدا کر کے وہ دن بھی آ گیا جس کا ہمیں بڑی بے چینی سے انتظار تھا۔ یہ موسمِ بہار کی ایک سہانی صبح تھی۔ اتفاق سے موسم بھی بڑا ہی حسین اور دلفریب تھا۔ نیلے آسمان پر سفید سفید بادل اِس طرح بکھرے ہوئے تھے جیسے رات کے وقت آسمان پر ستارے۔

خیر ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہو کر ہم تیار ہو گئے۔ اور جب ہماری گھڑی نے پونے نو بجا دیئے تو ہم اپنے تینوں بھائیوں کے ہمراہ گھر میں سب کو سلام کر کے احمدیہ ہال کی جانب چل پڑے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقریباً دس منٹ بعد جب ہم احمدیہ ہال پہنچے تو جانے کے لئے بس نما ٹرک تیار کھڑا تھا۔ کئی خدام و اطفال آ چکے تھے کئی آ رہے تھے اور کئی نے آنا تھا۔کیونکہ کھانا پکانے اور کھانے کا ارادہ اُدھر ہی تھا اِس لئے ۲ باورچی اور جماعت کی طرف سے ایک دیگ، چاولوں کے تھیلے اور پھل کا ٹوکرا اور دیگر کھانے پینے کی چیزیں ساتھ تھیں اور مختلف مقابلہ جات کے لئے رسّہ، گولہ اور نیزہ وغیرہ بھی ساتھ تھا۔

جب سب آ چکے تو جناب قائد صاحب کے فرمان کے مطابق مَیں نے تمام اطفال کے نام ایک نوٹ بک میں درج کر لئے۔ تمام کاموں سے فراغت حاصل کرنے کے بعد سب ٹرک میں سوار ہو گئے۔

ہمارے ہمراہ امیر جماعت اور قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور مربّی اطفال بھی تھے۔

چند لمحوں بعد ڈرائیور نے ٹرک اسٹارٹ کیا۔اور یوں ٹرک خرّاٹے بھرتا ہؤا شہر سے پندرہ میل پرے ایک خوبصورت مقام کسان موری کا فاصلہ کم سے کم کرتا ہؤا آگے بڑھتا ہؤا چلا جا رہا تھا۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤں کے ساتھ ساتھ کبھی کبھی کوئی گرم لہر موسمِ گرما کی آمد کی اطلاع دے دیتی اور ہم سب باہر کے اِس حسین نظارے سے لُطف اندوز ہو رہے تھے۔

تقریباً پون گھنٹے بعد آخر وہ مقام آ ہی گیا جس کا ہمیں بڑی بے چینی سے انتظار تھا۔ وہاں پہنچ کر ٹرک رُکا اور تمام خدام و اطفال نے مِل کر ٹرک سے تمام سامان اُتارا۔ اور پھر ہم سب اطفال نے مل کر ایک گھنے درخت کے نیچے دریاں بچھائیں۔ دریاں بچھا کر پھر سب اطفال نے مل کر درختوں پر چڑھ کر لکڑیاں اکٹھی کیں اور کچھ اِدھر اُدھر سے لکڑیاں تلاش کر کے باورچیوں کے حوالے کر دیں اور وہ کھانا پکانے کی تیاری کرنے لگے۔ اور پھر سب لوگ دری پر بیٹھ گئے۔ سب سے پہلے محترم قائد صاحب نے اطفال میں ٹافیاں تقسیم کیں اور پھر اُس کے بعد ایک خادم نے تلاوت کی اور باقی خدام و اطفال آرام سے بیٹھ کر کارروائی سُننے لگے۔ تلاوت کے بعد ایک خادم نے خدام کے مختلف مقابلہ جات کے لئے ان کے نام لکھنے شروع کئے پھر قائد صاحب کے فرمان کے مطابق ایک خادم نے تمام اطفال کو ایک طرف لے جا کر ان کے علمی اور ورزشی مقابلہ جات کے لئے ان کے نام لکھنے شروع کئے۔

خدام کے مقابلے ہوتے رہے۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ساتھ تھوڑے ہی فاصلے پر اطفال کے مقابلے بھی شروع ہو گئے۔ سب سے پہلے اطفال کا ۲۲۰ گز کی دوڑ کا مقابلہ شروع ہوا جس میں خاکسار بفضلِ خدا دوم آیا۔ دوڑ لگانے کے بعد سب اطفال مل کر آرام سے بیٹھ کر اِدھر اُدھر کی باتوں میں مشغول ہو گئے کیونکہ دوڑ لگانے کے بعد کافی حد تک تھکن ہو گئی تھی۔ اور ساتھ ساتھ خدام کے مقابلے بھی دیکھتے رہے۔

کسان موری میں ایک بہت ہی بڑی نہر ہے۔ ہم نے اپنے نگران صاحب سے کہا کہ ہمارا نہانے کو دل چاہ رہا ہے۔ انہوں نے کہا چلو مَیں تمہارے ساتھ چلتا ہوں سو وہ ہمیں ایسی جگہ لے گئے جہاں پانی ذرا کم گہرا تھا۔ سب نے نیچے انڈرویر پہن رکھے تھے۔ کپڑے اُتارے اور نہانے کے لئے پانی میں کُود پڑے۔ مجھے اچھی طرح تیرنا تو آتا نہیں تھا بس یُونہی اُلٹا سیدھا تیرتا رہا۔ مگر سچ پوچھئے تو نہانے میں جو مزہ آیا وہ میرا قلم بیان کرنے سے قاصر ہے۔ بہرحال ہم کافی دیر تک نہانے کا لُطف اُٹھاتے رہے اور پھر جب نگران صاحب نے کہا کہ اب چلیں بھئی باہر آجائیں تو ہم پانی سے نکلے۔ اور جب اپنے ٹھکانے پر پہنچے تو اپنے اپنے کپڑے تلاش کرنے لگے۔ کپڑے تلاش کر کے پہن کر پھر ہم خدام کے مقابلہ جات دیکھنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد اطفال کا لمبی چھلانگ کا مقابلہ ہوا۔ لمبی چھلانگ کا مقابلہ بڑا ہی اچھا رہا۔ پھر آدھے اطفال ایک طرف اور آدھے دوسری طرف ہو گئے اور کبڈی کا مقابلہ شروع ہو گیا۔ یہ مقابلہ کافی دیر تک جاری رہا اور بڑا ہی دلچسپ رہا۔ اس کے بعد سب اطفال مل کر بیٹھ گئے اور تھوڑی تھوڑی دیر بعد قائد صاحب سے وقت پوچھنے لگے۔ کیونکہ دوپہر کے ۲ بج چکے تھے اور ابھی تک کھانے کا کچھ پتہ بھی نہ تھا۔ ہمارا بھُوک سے بُرا حال ہو رہا تھا۔ خیر چند ہی لمحوں بعد یہ خبر اُڑتی اُڑتی آئی کہ کھانا تیار ہو چکا ہے۔ چنانچہ سب اطفال بجلی کی سی تیزی سے اُٹھے اور دریاں جھاڑ کر اچھی طرح بچھائیں اور پھر سب خدام اور اطفال نے مل کر کھانا لگا دیا اور کھانا شروع ہو گیا۔ مزیدار اور لذیذ کھانے نے پکنک کا مزہ دوبالا کر دیا۔ کھانے کے فوراً بعد مربّی اطفال صاحب نے اطفال سے دریافت کیا کہ کھانا کھانے کے بعد کی دعا کِس کِس کو یاد ہے۔ صرف دو ہاتھ اُٹھے۔ ایک کسی اَور طفل کا اور ایک اللہ کے فضل سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاکسار کا۔ مربّی صاحب اطفال کے کہنے کے مطابق مَیں نے کھڑے ہو کر کھانا کھانے کے بعد کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۔

پڑھنی شروع کی اور میرے ساتھ دوسرے تمام اطفال یہ دعا دُہراتے رہے۔ تھوڑی ہی دیر بعد سب اطفال کو یہ دعا یاد ہو گئی۔ پھر امیر جماعت صاحب نے سب میں مالٹے تقسیم کئے۔ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد دریاں جھاڑ کر اچھی طرح بچھا دی گئیں اور سب خدام و اطفال بیٹھ گئے۔ اور پھر امیر صاحب کے پیچھے سب نے نمازِ ظہر و عصر باجماعت ادا کی۔ نماز کے بعد پہلے مربّی صاحب اطفال اور پھر امیر صاحب نے خطاب فرمایا۔ اتنے ہی میں شام کی چائے تیار ہو گئی۔ سب نے مل کر چائے پی۔ چائے بڑی ہی مزیدار تھی۔

چائے کے بعد خدام تو اپنے مقابلہ جات میں شریک ہونے کے لئے اِدھر اُدھر بکھر گئے اور اطفال کا کُشتی کا مقابلہ شروع ہو گیا۔ ہمارے تمام مقابلہ جات میں کُشتی کا مقابلہ سب سے زیادہ دلچسپ رہا۔ اسکے بعد ہم سب خدام کے مقابلہ جات دیکھنے میں مشغول ہو گئے۔ بعد ازاں ہم نے اپنے نگران صاحب سے کہا کہ ہمارا دل چاہ رہا ہے کہ نہا لیں۔ پہلے تو انہوں نے انکار کیا مگر ہم سب کے بے حد اصرار پر وہ ہمارے ساتھ چلنے پر راضی ہو گئے۔ ایک مرتبہ پھر ہم نے نہانے کا لُطف اُٹھایا۔ نہانے کے بعد ہمارا تلاوتِ قرآن کا مقابلہ شروع ہوُا۔ مَیں نے بھی تلاوت کی۔ پھر نظم خوانی کا مقابلہ شروع ہوُا۔ مَیں نے بھی اِس مقابلہ میں نظم پڑھی۔ تمام اطفال نے بڑی محنت اور ذوق و شوق سے سب مقابلوں میں حصّہ لیا کیونکہ آئندہ جمعہ کو انعامات تقسیم ہونے تھے۔ اتنے ہی میں امیر صاحب کی آواز آئی کہ شام کے ۶ بج چکے ہیں اب چلنا چاہیئے۔ چنانچہ سب نے مِل کر سامان وغیرہ ٹرک میں رکھ دیا اور ہم سب ٹرک میں سوار ہو گئے۔ تقریباً پون گھنٹے کے بعد ہمارا ۳۵ اشخاص پر مشتمل مختصر سا قافلہ احمدیہ ہال خیریت سے پہنچ گیا۔ وہاں سے سب اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے۔

آج بھی جب مجھے وہ پکنک یاد آتی ہے تو اس کا ایک ایک حسین منظر میری نگاہوں کے سامنے گھوم جاتا ہے ؎

---

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## آہا اولے پڑے

جنوری کا مہینہ تھا۔ کافی دنوں سے لگاتار بارش ہو رہی تھی۔ آج صبح کے وقت آسمان صاف ہو گیا۔ سورج کی سنہری کرنیں نمودار ہوئیں۔ لوگ دھوپ میں بیٹھ گئے۔ ابھی بمشکل آدھا گھنٹہ ہی گزرا ہو گا کہ شمالی کی طرف سے کالی گھٹائیں بلند ہوئیں۔ اور آسمان کو اپنی آغوش میں لے لیا۔ ہر طرف اندھیرا چھا گیا۔ تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد کڑکتی ہوئی بجلی کی چمک سے ہر طرف روشنی پھیل جاتی۔ یکایک موسلا دھار بارش شروع ہو گئی۔ تھوڑی دیر میں اولے بھی پڑنے شروع ہو گئے۔ بڑے بڑے اولوں کی بوچھاڑ کی آواز نے سب کو اپنی طرف متوجہ کر لیا۔ پرند چرند سب اپنے اپنے ٹھکانوں میں دبکے بیٹھے ہیں۔ حیوان سردی سے کانپ رہے ہیں اور لوگ لحاف اوڑھے قدرت کا یہ تماشہ دیکھ رہے ہیں۔ مگر میرے تین چھوٹے بہن بھائی ننھی بلّو اور رانی کمرے میں نہیں ہیں۔ وہ برآمدے میں کھڑے سردی سے ٹھٹھر رہے ہیں۔ باوجود اس کے وہ بار بار صحن میں آتے ہیں اور برف کے گولے اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ گرتے پڑتے سر نیچے اور پاؤں اوپر ہوتے ہیں مگر انہیں ذرا بھی ہوش نہیں۔ ابھی تک کسی نے بھی انہیں نہیں دیکھا کہ اچانک چچی جان کی نظر بچوں پر پڑ گئی۔ اس وقت بلّو کی صحن میں بازی لگی ہوئی تھی۔ وہ منہ کے بل گرا۔ چچی جان چیخیں "بچو برف نہ اٹھاؤ گرو گے"۔ چچی جان کی گرجدار آواز سے بچے فوراً کمرے میں گھس گئے اور دروازہ بند کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے پھر دروازہ کھولا اور پہلے والا کام شروع کر دیا۔ جو بھی باہر آتا سر نیچے اور ٹانگیں اوپر ہوتیں مگر وہ لگاتار اپنے کام میں مصروف ہیں۔ اتنے میں پھر چچی جان کی نظر بچوں پر پڑی۔ وہ لگاتار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چیخ رہی تھیں "بچّو نہ کرو باز آجاؤ ئیں تمہیں سخت ماروں گی تمہاری ہڈی پسلی نہیں چھوڑوں گی"۔ مگر بچّے تھے کہ پتھر کے بنے۔ ان کے کانوں پر جُوں تک نہیں رینگی۔ آخر تنگ آکر چچی جان خود بھاگی بھاگی بچّوں کے پاس گئیں۔ ابھی انہوں نے برف پر پاؤں رکھا ہی تھا کہ اُن کی بھی بچّوں کی طرح برف پر بازیاں لگنے لگیں۔ گِرنے کی آواز سُنکر امّی جان فوراً کمرے سے باہر آئیں۔ چچی جان کو دیکھ کر انہیں اُٹھانے گئیں کہ ان کا بھی وہی حال ہُوا کہ سر نیچے اور پاؤں اُوپر۔ ہا۔ ہا۔ ہا۔ مزہ ہی آگیا۔ میرا بھی اور اُن سب کا بھی مارے ہنسی کے بُرا حال ہو رہا تھا۔ اتنے میں باجی بھی جانے کے لئے تیار ہو گئیں۔ ہم نے بہتیرا سمجھایا مگر جنابہ بڑے فخر سے کہنے لگیں کہ ئیں اتنی اناڑی تو نہیں کہ گِر جاؤں۔ ہم نے کہا اچھا جاؤ تمہاری بھی بہادری دیکھ لیتے ہیں۔ چنانچہ ابھی پہلا ہی قدم برف پر رکھا تھا کہ دھڑام سے پھسلیں۔ ہا۔ ہا۔ ہا! واہ باجی واہ باجی!! بس اتنی ہی بہادر ہیں آپ۔ اب کیا تھا مارے ہنسی کے بُرا حال ہو رہا تھا۔ ہنسی تھی کہ رُکنے کا نام ہی نہ لیتی تھی۔ بے شک اُنہیں چوٹیں بھی آئی تھیں مگر ہنسی کی وجہ سے اُن کے پیٹ میں بھی درد اُٹھ رہا تھا۔ بڑی مشکل سے تینوں اُٹھیں۔ لڑھک لڑھک کر کمرے تک پہنچیں۔ بچّوں کو تو اَب اَور ہی موقع مِل گیا۔ انہوں نے اپنا کام برابر جاری رکھا۔ ابھی ہماری ہنسی بند نہ ہوئی تھی کہ باہر سے دھڑام کی آواز آئی۔ باہر جو دیکھا تو جناب بھائی جان صاحب برف پر بازیاں لگا رہے ہیں۔ بس اب کچھ نہ پوچھئے کہ اس وقت ہم پر کیا بیتی ....

(راشدہ تسنیم کھوکھر۔ راولپنڈی)

## ایک پودے کی آپ بیتی

مَیں ایک پھُولوں والے باغ میں گئی۔ باغ میں رنگا رنگ کے پھُول اپنی بہار دکھا رہے تھے۔ تمام باغ پھُولوں کی خوشبو سے مہک رہا تھا۔ مَیں پھُولوں کی خوشبو سے لُطف اندوز ہوتی ہوئی چلی جا رہی تھی کہ میری نگاہ حسین و جمیل پھُولوں پر پڑی۔ ایک گلاب کا پھُول تھا۔ وہ اپنی نازک ٹہنی پر لہرا رہا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسا کہ وہ جُھک کر مجھے سلام کر رہا ہو۔ مَیں جُونہی اُس کو توڑنے کے لئے لپکی مجھے آواز آئی جیسا کہ کوئی کہہ رہا ہو بہن مجھ پر رحم کرو۔ مَیں حیران و ششدر چاروں طرف دیکھنے لگی مگر وہاں کوئی بھی نہ تھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مَیں چاروں طرف دیکھنے کے بعد مطمئن ہوگئی دوبارہ پھول توڑنے لگی تو وہ بولا بہن مجھے مت توڑو میری حالت پہ رحم کرو۔ اگر تم نے مجھے توڑ لیا تو مَیں مُرجھا جاؤں گا۔ میری تروتازگی جاتی رہے گی۔ دیکھو قدرت نے مجھے تمام پھولوں میں سے حسین بنایا ہے اِس لئے لوگ مجھے پھولوں کا شہنشاہ کہتے ہیں۔ جب لوگ میری تعریف کرتے ہیں تو مَیں اپنی تعریف سُنکر پھولا نہیں سماتا۔ مَیں بھی لوگوں کی خوشی میں برابر کا شریک ہوتا ہوں۔ مجھے گلاب کے پھول کی تمام باتیں سُنکر اس پر رحم آ گیا۔ اور مَیں پھول کو توڑے بغیر واپس آ گئی۔ جب مَیں واپس لوٹ رہی تھی تو گلاب کے ہونٹوں پر ہلکا سا تبسّم تھا جیساکہ وہ میرا شکریہ ادا کر رہا ہو۔ مَیں گھر واپس آئی اور بستر پر لیٹ کر اس واقعہ کو ذہن میں دُہرانے لگی۔

(شاہدہ نسرین۔ کراچی)

## لنگڑا کُتّا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک لنگڑا کُتّا بھوک سے تڑپتے ہوئے کسی گاؤں کی جانب جا رہا تھا۔ راستے میں ایک گدھا کسی درخت کے نیچے آرام کر رہا تھا اُسنے اس کو آ لیا اور یکدم اُس پر ٹوٹ پڑا اور گدھا لگا شور مچانے۔ اتنا شور مچایا کہ بس کُتّا خوف کے مارے اُس کو چھوڑ کر بھاگا اور کہتا جا رہا تھا ہم کسی کو زیادہ تنگ کرنا گوارا نہیں کرتے۔ چلتے چلتے راستے میں ایک خرگوش سے ملاقات ہوئی تو کُتّے کے مُنہ میں پانی بھر آیا اور بولا اے پیارے خرگوش میری بات سنتے جانا۔ خرگوش بولا ہم کسی کو زیادہ تنگ کرنا گوارا نہیں کرتے۔ کُتّا بےچارہ لنگڑا تھا زیادہ بھاگ تو سکتا نہیں تھا اِس لئے تھوڑا سا پیچھا کرنے کے بعد تھک ہار کر وہیں بیٹھ کر رونے لگا۔ تھوڑی دیر میں بھوک کی شدّت کی وجہ سے مٹّی چاٹنے لگ گیا۔ مٹی کا تو آپ کو پتہ ہی ہے کہ کیا حشر کرتی ہے ذرا سی دیر کے بعد دل پر مٹّی کا اثر ہوُا اور کُتّے نے وہیں تڑپ تڑپ کر جان دے دی اور زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ (محمد اسمٰعیل شاہد۔ صادقپور)

## سچائی

سچائی انسان کے لئے ایک نہایت قیمتی جوہر ہے۔ جو آدمی سچ پر قائم رہتا ہے اُسے کوئی تکلیف نہیں پہنچا سکتا جیسے کہتے ہیں سانچ کو آنچ نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام ہمیں ہمیشہ سچ بولنے اور سچّوں کے ساتھ رہنے کی تاکید کرتا ہے جیسا کہ فرمایا :-

كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ

کہ سچّوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے سچ میں بہت سی برکات رکھی ہیں۔ حضرت عبدالقادر جیلانیؒ کا واقعہ اس پر گواہ ہے کہ آپ نے اپنی والدہ ماجدہ کے ارشاد پر ڈاکوؤں کے سامنے سچ بولا یہاں تک کہ آپ کے سچ بولنے کی برکت سے ڈاکوؤں کا سردار اور دوسرے ڈاکو راہِ ہدایت پر آگئے اور آئندہ کے لئے انہوں نے اِس بُرے اور ایذارسانی کے کام سے توبہ کرلی۔ تو یہ ایک کرشمہ ہے سچ کا۔ لیکن، سچ کے برعکس جھوٹ ایک ایسی گندی چیز اور نجاست ہے کہ سوائے بُرائی کے اِس میں کچھ نہیں۔ جو آدمی جھوٹ بولتا ہے اس کا اعتبار لوگوں میں نہیں رہتا اور وہ بندوں اور خدا کی نظر میں ذلیل ہو جاتا ہے مگر سچ بولنے والے پر خدا کی رحمت اور انسانوں میں اس کی عزّت اور اعتبار قائم ہو جاتا ہے۔

پس ہمیں چاہیئے کہ ہمیشہ سچ بول کر اور سچّوں کے ساتھ رہ کر اپنی زندگی گزاریں تاکہ خدا تعالیٰ اور اُس کے بندوں کی نظر میں عزّت پائیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ سچ پر کاربند رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(وقارالنساء — ربوہ)

---

# سترہ آیات کے متعلق رپورٹ بھجواتے رہیں

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ اور عہدیداران مجالس اطفال الاحمدیہ کا فرض ہے کہ وہ اطفال کو سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات یاد کروانے کا مستقل انتظام کریں اور اپنی مساعی کے نتائج سے مرکز کو آگاہ رکھیں۔ ساتھ کے ساتھ رپورٹ بھجواتے رہیں تاکہ آپ کی مساعی کا علم ہوتا رہے۔ جبتک سارے اطفال یہ آیات یاد نہیں کر لیتے یہ کام برابر جاری رکھیں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تشحیذ الاذہان میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (منیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# آمری اور واقدی

## تاریخ کا ایک مشہور واقعہ

(ظہور احمد ظاہر ـــــ بہاولپور)

ایک دفعہ عرب کے ایک شہر نجد کا ایک بہت بڑا ڈاکو آمری ایک شریف اور خدا پرست رئیس کے پاس گیا اور اس رئیس سے جس کا نام واقدی تھا جا کر کہنے لگا۔ "اے واقدی مجھے تیری وہ سفید رنگ کی گھوڑی بہت پسند ہے اگر ہو سکے تو وہ گھوڑی مجھے دیدے۔" یہ سُنکر واقدی بولا "آمری وہ گھوڑی میں تجھے کبھی بھی نہیں دے سکتا کیونکہ تو اِس گھوڑی کو جس کام کے لئے استعمال کرے گا وہ کام بہت بُرا ہے۔" یہ سُنکر آمری آگ بگولہ ہو گیا اور بولا "واقدی یاد رکھ میرا نام آمری ہے۔ میرے نام سے عرب کا بچہ بچہ کانپتا ہے تو میرے ہاتھوں بچ کر کہیں نہیں جا سکتا۔" یہ کہہ کر آمری چلا گیا۔

خدا کا کرنا ایک دن واقدی کو کسی کام سے دمشق جانا پڑا اُس نے اپنی وفادار گھوڑی کو نکلوایا اور سفر پہ روانہ ہو گیا۔ راستے میں واقدی نے دیکھا کہ ایک بیمار شخص ایک درخت کے نیچے بیٹھا ہے اور وہ بُری طرح کراہ رہا ہے۔ واقدی کو دیکھ کر وہ بیمار آدمی بولا "اے خدا کے بندے کیا تو مجھے دمشق تک پہنچا سکتا ہے۔" واقدی نے گھوڑی روک دی اور نیچے اُترتے ہوئے بولا "ہاں ضرور تم میری گھوڑی لے لو دمشق جا کر چھوڑ دینا یہ خود ہی میرے پاس آ جائے گی۔ یہ کہہ کر واقدی نے بیمار آدمی کی مدد کر کے اُسے اپنی گھوڑی پر بٹھا دیا۔ بیمار نے گھوڑی پہ بیٹھتے ہی اپنے مُنہ پر لپٹا ہوا کپڑا اُٹھا دیا۔ وہ آمری تھا۔ آمری بولا "واقدی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ئیں نے اپنی بات پُوری کر دکھائی" یہ کہہ کر وہ بھاگنے ہی والا تھا کہ واقدی بولا "سُن آمری میری ایک بات سُنتا جا" آمری بولا "کیا" واقدی نے کہا "تجھ سے جب تیرا کوئی دوست پوچھے کہ یہ گھوڑی تم نے کہاں سے لی تو تم یہ مت کہنا کہ ئیں نے بیمار بن کر نجد کے رئیس واقدی سے لی" آمری کہنے لگا "کیوں نہ کہوں۔ ئیں اپنے دوستوں میں شیخی بگھارنے کے لئے ضرور کہوں گا" واقدی بولا "دیکھ آمری اگر تُو نے یہ بات اپنے دوستوں یا کسی اَور سے کہی تو اُن کا راہ چلتے مسافروں اور راہ میں پڑے ہوئے بیماروں سے اعتبار اُٹھ جائے گا اور بے چارے غریب تڑپتے رہ جائیں گے"۔ اِس بات نے آمری پر اثر کیا وہ گھوڑی سے اُتر پڑا اور گھوڑی کی لگام واقدی کے ہاتھ میں دے دی ؛

---

## تشحیذ الاذہان

کی بہتری کے لئے اپنا مشورہ بھجوائیے تا کہ آپ کے مشورہ کی روشنی میں رسالہ کو اَور زیادہ بہتر بنایا جا سکے۔ (ادارہ)

---


# برناف

زخم پھوڑے پھنسی اور دوسری جلدی تکالیف اور کیڑوں کے کاٹے اور جلے ہوئے کیلئے برناف مانا ہوا بے نظیر مرہم ہے

برناف درد کو دُور کرتا ہے اور متأثرہ حصّوں کو جراثیم سے محفوظ رکھتا ہے اور مواد کو جذب کر کے زخم کو بھرنے میں مدد دیتا ہے۔ چہرے کے رنگ کو نکھارتا ہے ؛

تیار کردہ:- اوپل کیمیکل انڈسٹریز گجرات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خط و کتابت

نام :- محمد ناصر ظفر
عمر :- دس سال تعلیم :- پنجم
مشاغل :- تشحیذ الاذہان کا غور سے مطالعہ کرنا
اور نماز باقاعدگی سے ادا کرنا۔
پتہ :- محمد ناصر ظفر معرفت محمد صادق صاحب
اکوؤنٹنٹ لطیف نگر فارم۔ ڈاک خانہ
محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر (سندھ)

---

نام :- نصیر احمد نجم
عمر :- بارہ سال تعلیم :- ہشتم
مشاغل :- تشحیذ کا مطالعہ کرنا۔ کبڈی کھیلنا۔
پتہ :- نصیر احمد نجم۔ یوسف کاٹیج ۴/۱۴
دارالرحمت غربی۔ ربوہ۔

---

نام :- ارشاد احمد ملہی
عمر :- بارہ سال تعلیم :- ہفتم
پتہ :- ارشاد احمد ملہی۔ سیکرٹری اطفال الاحمدیہ
c/o چوہدری حاجی علم الدین اینڈ کمپنی
ہارون آباد۔

---

نام :- شاہد کلیم
عمر :- ۱۳ سال تعلیم : نہم
مشاغل :- ٹکٹیں جمع کرنا۔ پڑھنا۔
پتہ :- شاہد کلیم دارالنصر غربی ربوہ

---

نام :- احمد سعید اللہ خاں
عمر :- ۸ سال مشاغل :- شرارتیں کرنا اور پڑھنا
پتہ :- چک ۶۰ ج۔ب شہباز پور تحصیل و
ضلع لائل پور۔ ڈاک خانہ خاص

---

نام :- عبدالمنان قمر
عمر :- ۱۳ سال تعلیم :- نہم
مشاغل :- نماز پڑھنا۔ مطالعہ کرنا
پتہ :- عبدالمنان قمر۔ معرفت محمد اسلم صاحب
کیمپ ۲ نزد مصطفےٰ مسجد
نواب شاہ (سندھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مزاحیہ

# ہم نے کہانی لکھی

(ودود احمد بٹ۔ کراچی)

ادیب بننے کا کسے شوق نہیں ــــ؟ بس صاحب ایک دن یہ بھوت ہم پہ بھی سوار ہو گیا۔ خیر صاحب کاپی پنسل پکڑی اور اپنے کمرے کا رُخ کیا۔ اندر سے کنڈی لگا کر لکھنے بیٹھے ــــ بہت سوچا کہ کیا لکھا جائے لیکن کوئی عنوان سمجھ میں نہ آیا۔ کھوپڑی پر تھوڑا اَور زور دیا (کسی ہتھیار سے نہیں) تو ایک انگریز کا قصّہ یاد آیا۔ سوچا اسے کہانی بنا کر لکھ دیں۔ تو صاحب پھر لکھنا شروع کیا:۔

"ایک انگریز تھا وہ بہت مزاحیہ طبیعت کا انسان تھا۔ مگر ایک بڑی مشکل یہ تھی کہ وہ مصنّف بھی تھا۔ ہماری طرح کبھی اُس پر بھی شاید لکھنے کا بھوت سوار ہوُا ہو اور ــــ شاید وہ اپنی اس کوشش میں کامیاب ہو گیا ــــ ہاں تو اپنی ایک تحریر میں وہ صاحب لکھتے ہیں۔ مَیں اور میرا بھائی جڑواں پیدا ہوئے تھے۔ دونوں کی شکلیں ایک جیسی تھیں۔ کوئی پہچان نہیں سکتا تھا کہ مَیں کون ہوں اور میرا بھائی کون ہے۔ یہی وجہ تھی کہ بڑے لاڈ و پیار سے پَل رہے تھے۔ بعض دفعہ کوئی چیز گھر میں آئی مجھے میرا حصّہ مِل جاتا تو مَیں دوسرے دروازے سے نکل کر آتا اور کہتا۔ ممّی میرا حصّہ۔ اور مَیں اپنے بھائی کا حصّہ بھی اُڑا جاتا۔ ایک دفعہ نوکر جب ہمیں نہلانے کے لئے تالاب پہ لے کر گیا تو ہم دونوں میں سے ایک ڈوب گیا۔ سب لوگ سمجھے مَیں بچ گیا ہوں میرا بھائی ڈوب گیا ہے لیکن کچھ عرصہ بعد پتہ چلا کہ مَیں ڈوب گیا تھا میرا بھائی زندہ ہے۔"

دھڑ ــــ دھڑ ــــ دھڑ۔ اتنے میں دروازہ پیٹنے کی آواز آئی۔ ہم جھنجھلا کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رہ گئے — پوچھا کون ہے — جواب آیا۔ چھوٹے صاحب کھانا کھا لیجئے۔ لیکن صاحب ہمارے اوپر کہانی لکھنے کا بھوت ایسا سوار تھا کہ ہمیں بھوک کا کچھ پتہ ہی نہیں تھا۔ بڑی مشکل سے یہ کہہ کر پیچھا چھڑایا کہ ہم آج ذرا دیر سے کھانا کھائیں گے۔ پھر کہانی کی طرف متوجہ ہوئے۔ لیکن ایک بار — دو بار — تین بار — البتہ پورے دس بار کہانی پھر سے لکھنے کی کوشش کی لیکن ہمارے خیالات ایسے بکھرے کہ پھر اپنی جگہ پہ نہ آ سکے۔ چنانچہ ہم نے اُس کاغذ کو پھاڑا اور دوسری کہانی سوچنا شروع کی۔ اتنے میں گھر کے مُرغ کی بانگ کی آواز آئی اور — بس — ہمیں موضوع مل گیا — اور ہم نے لکھنا شروع کیا۔

"ایک مرغا تھا اُسے انڈے دینے — اوہو یہ تو غلط ہو گیا۔ مرغا تو انڈے نہیں دیتا — خیر اسے کاٹا اور لکھنا شروع کیا — ایک مرغا تھا وہ کسی گھنے میدان — نہیں میدان نہیں جنگل میں رہتا تھا — تنہا پھرتا — دو سرے دن کو کسی خاطر میں ہی نہیں لاتا تھا۔ دانہ ملتا تو چونچ مار کر چھین لیتا — ایک دفعہ اِسی بات پہ اس کی اور مُرغی کی لڑائی ہو گئی۔ مرغا لایا چاول کا دانہ۔ مُرغی لائی دال کا دانہ۔ نہیں یہ تو چڑے چڑی کی کہانی ہے۔ ہاں تو پھر اس کو کاٹا اور لکھا۔ مُرغے نے اُٹھائی اینٹ اور مُرغی نے اُٹھائی سِل۔ دونوں میں ہوئی خوب لڑائی۔ لڑائی میں انہیں یہ ہوش ہی نہ رہا کہ موت اُن کے سر پہ کھڑی ہے۔ اتنے میں ایک بِلّا آیا جو دیر سے ان کی تاک میں تھا۔ دونوں پہ جھپٹا ان کو چیرا پھاڑا اور کھا گیا۔

کہانی لکھ کر بڑے خوش ہوئے دو تین دفعہ پڑھا۔ سوچا ساتھ بچوں کو کوئی نصیحت بھی کرنی چاہیئے بہت سوچ کر لکھا۔

نتیجہ :- لڑائی میں برکت ہے کیونکہ جب دونوں لڑنے لگے تو ایک بھوکے بلّے کا فائدہ ہو گیا۔

کہانی لیکر بھائی جان کے پاس گئے انہیں سُنائی۔ انہوں نے خوب مذاق اُڑایا جس کو بھی دکھائی اس نے مذاق اُڑایا۔ صرف اور صرف نانی اماں کو پسند آئی کیونکہ وہ لڑنے میں ماہر تھیں خیر زیادہ لکھ دیا تو کہیں میرے سر نہ ہو جائیں۔

ہم بھی ہار ماننے والے نہیں تھے۔ کہانی کو رسالے کے دفتر ڈال دیا اور آج تک انتظار کر رہے تھے لیکن نہیں چھپی۔ اتفاق سے ایک دن دال لیکر آئے تو کاغذ پہ جو نظر پڑی تو بس ہماری حالت غیر تھی اور کاغذ کوڑے کے ڈبے میں پڑا ہمارا مُنہ چڑا رہا تھا جس پہ ہماری کہانی درج تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# مسکراہٹیں

صُبح کا وقت تھا ایک کسان ہل چلا رہا تھا۔ پاس سے ایک انگریز گزرا۔ کسان کو دیکھ کر بولا Good Morning (صُبح بخیر) کسان کو بڑا غصّہ آیا۔ جلدی سے ہل کو روکا اور چھڑی سے انگریز کو پیٹنے لگا۔ انگریز بےچارہ بار بار یہی الفاظ دُہراتا Sir I am saying Good Morning۔ لیکن کسان تھا کہ انگریز کو پیٹے جا رہا تھا اور ساتھ ہی ساتھ کہہ رہا تھا پھر کہو گوڈے مارنے۔

---

ایک موٹا آدمی ہاتھی پر سوار بازار میں سے گزر رہا تھا ایک بچّے نے دیکھا تو ہنسنے لگا۔ اور جب ہاتھی قریب آگیا تو بچّہ اَور زیادہ ہنسنے لگا۔ موٹا آدمی غصّہ سے بولا کیا تم نے کبھی ہاتھی نہیں دیکھا

بچّہ بولا جناب ہاتھی تو دیکھا ہے لیکن ہاتھی کے اُوپر ہاتھی بیٹھا ہؤا نہیں دیکھا۔

(ملک وسیم احمد ساجد۔ سیالکوٹ)

---

بیٹا :۔ (ماں سے) امّی جان میرے کان میں درد ہو رہا ہے۔

ماں :۔ (بیٹے سے) بیٹا کان میں تیل ڈال لو۔

بیٹا :۔ امّی جان مَیں کوئی دیا تو نہیں ہوں۔

---

استاد :۔ (شاگرد سے) حمید مجھے تاریخ جغرافیہ کا سوال سُناؤ۔

حمید :۔ جناب مجھے جغرافیہ نہیں آتا تاریخ آتی ہے۔

استاد :۔ اچھا تاریخ ہی سُنا دو۔

حمید :۔ جناب آج ۱۳۔ دسمبر ہے۔

(وسیم احمد۔ سرگودہا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹھیکیدار:- (مالک مکان کو نقشہ دکھاتے ہوئے)
اس مکان پر پچاس ہزار روپے خرچ ہوں گے۔ اور اگر آپ اس کے اُوپر بھی بنوانا چاہیں تو اس پر اَور پندرہ ہزار روپے خرچ ہوں گے۔

مالک:- تو آپ فی الحال اُوپر کا حصّہ بنوادیں نچلا رہنے دیں پھر کبھی بنا لیں گے۔

---

ایک بیوقوف (دوسرے بیوقوف سے) وہ دیکھو تمہاری ناک پر مکھی بیٹھی ہوئی ہے۔

دوسرا بیوقوف:- کوئی بات نہیں کسی دن موقع ملا تو میں بھی اس کی ناک پر چڑھ بیٹھوں گا۔

---

ایک صاحب کا جُوتا چھوٹا تھا انہیں چلنے میں تکلیف ہو رہی تھی۔ کسی نے پوچھا کیوں بھئی یہ تنگ جُوتا کہاں سے لے لیا آپ نے؟ وہ صاحب جلے بُھنے تو تھے فوراً بولے: "درخت سے توڑا ہے"

دوسرا بولا:- "بڑی جلدی کی آپ نے چند مہینے ٹھہر کر توڑتے تو آپ کے ناپ کا ہو جاتا"

(مرزا مظفر احمد کریم۔ حیدر آباد۔ سندھ)

# ایک احمدی بچّے کی وفات

گزشتہ ماہ رسالہ تشحیذ الاذہان کے سابق منیجر اور پبلشر سید عبد الباسط مرحوم کا بچّہ عبد القیوم مختصر سی علالت کے بعد وفات پا گیا۔ وفات کے وقت عزیز کی عمر گیارہ سال تھی اور پانچویں جماعت میں تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ عزیز اس چھوٹی عمر سے ہی پانچوں نمازیں باقاعدگی سے باجماعت مسجد میں ادا کرتا تھا۔ اپنے ہمجولیوں میں ہر دل عزیز اور بہت سی خوبیوں کا حامل تھا۔

تشحیذی بچّوں کو چاہیئے کہ اس مرحوم بچّے کیلئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے اور اس کی والدہ اور بہن بھائیوں کو صبر کے ساتھ اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

---

# قائدینِ مجالس توجّہ فرمائیں

اطفال الاحمدیہ کے کام کی ماہوار رپورٹ مطبوعہ فارم پر آنی ضروری ہے۔ یہ رپورٹ فارم مرکز سے منگوائے جا سکتے ہیں۔ قائدینِ مجالس اس بات کا اہتمام فرمائیں کہ ہر ماہ شعبہ اطفال کی رپورٹ مقررہ فارم پر سات تاریخ تک مرکز میں بھجوا دی جایا کرے۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# نتیجوں کے صفحہ

## کام کی باتیں

اگر کسی کپڑے پر پان کا دھبّہ لگ
ائے تو فوراً کسی گہری پلیٹ میں آدھی
یالی ٹھنڈا پانی لے کر اس میں دیسی صابن
جھاگ بنا لیں اور چمچہ بھر دودھ شامل
لیں۔ پھر دھبّہ لگا ہوا حصّہ پکڑ کر
ں میں ڈبوئیں۔ دھبّہ بڑا ہو تو پانی
ودھ اور صابن اَور ملا لیں دھبّہ بالکل
اف ہو جائے گا۔

---

- بہت تیز دھوپ اور چاند کی چاندنی میں کتاب ہرگز نہ پڑھیں۔
- اُلٹے لیٹ کر کبھی مطالعہ نہ کریں اس سے آنکھوں کی بیرونی رگوں میں خون کا دباؤ زیادہ ہو جاتا ہے جس سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا ہے۔
- ایک دو گھنٹہ کے مطالعہ کے بعد جب آنکھیں تھک جائیں تو انہیں پندرہ منٹ آرام دینا چاہیئے اور ہرے بھرے درختوں یا آسمان کی طرف دیکھنا چاہیئے۔
- مطالعہ کے وقت کتاب آنکھوں سے ایک فٹ کے فاصلہ پر ہونی چاہیئے۔
- چلتی گاڑی یا ریل میں کبھی مطالعہ نہ کریں۔
- آنکھوں سے پانی بہتا ہو تو دو ماشے بورک پوڈر لے کر اسے چار چھٹانک اُبلے ہوئے پانی میں ڈال کر آنکھیں دھونی چاہئیں۔

صبیحہ فرزانہ شمس
کنزی پاک

---

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میز پوش کے لئے
ایک دلکش پھول

دستی رومال کے لئے
ایک پیارا سا پھول
تشحیذ کے بچیوں کے لئے

منصورہ شفیق
ربوہ

Monthly **TASH-HEEZ-UL-AZHAN** Rabwah

Editor : MUHAMMAD SHAFIQ QAISAR

ZULHAJ 1390 | TABLIGH 1350 | FEBRUARY 1971 | Regd. No. L7128

**Digitized by Khilafat Library Rabwah**

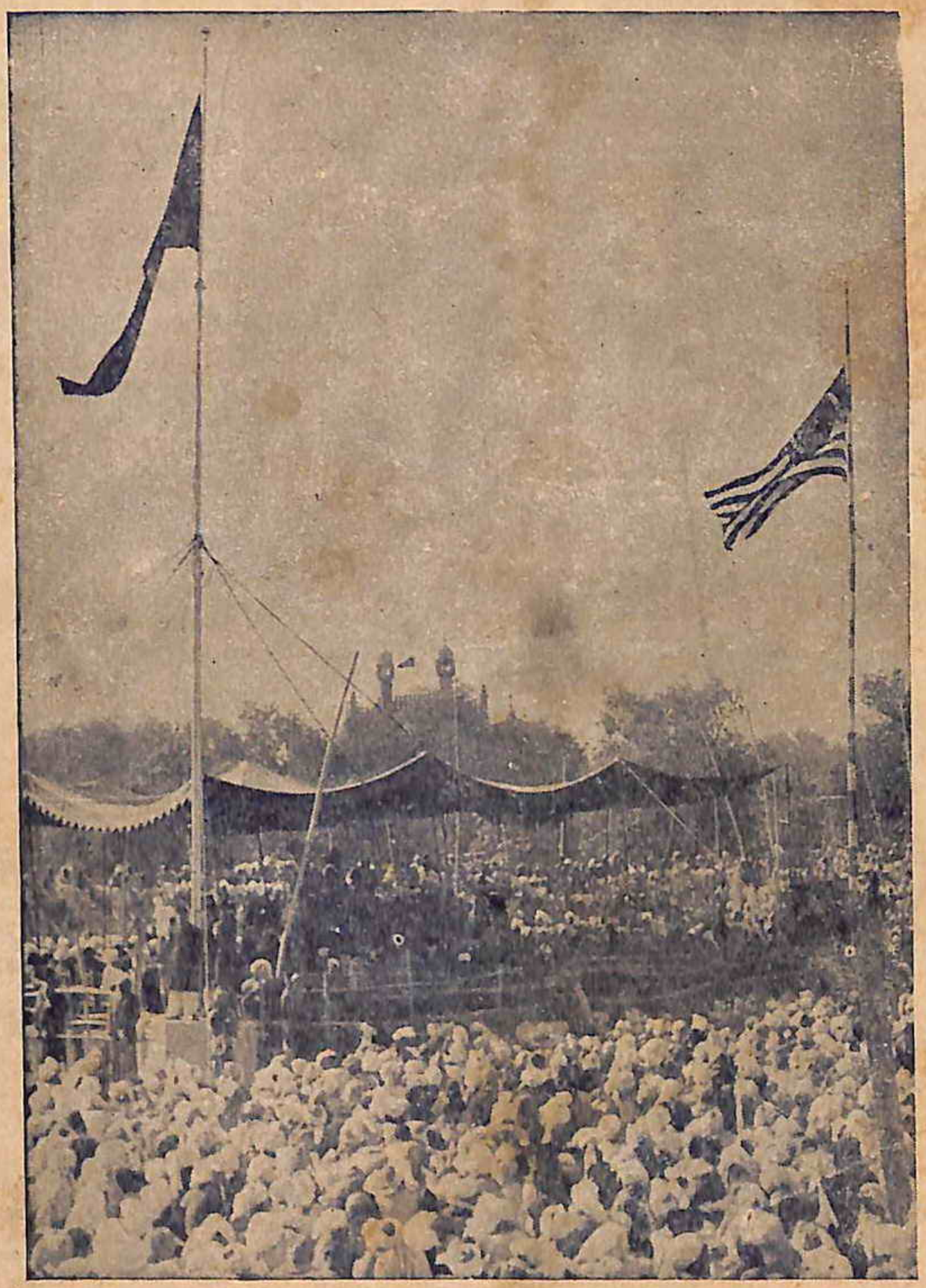

جلسہ سالانہ قادیان کا ایک منظر

Only title printed at the Nusrat Art Press, Rabwah.